5

ادائیگیوں کا توازن

پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن میں بہتری کا سلسلہ مالی سال 25ء میں بھی جاری رہا ، اور جاری کھاتے کے توازن میں 14 برسوں کے دوران پہلی مرتبہ فاضل دیکھا گیا۔ جاری کھاتے کے توازن میں اس تبدیلی کو کارکنوں کی ترسیلات زر میں قابل ذکر اضافے اور ریکارڈ آئی سی ٹی برآمدات سے منسوب کیا جا سکتا ہے ، جس نے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کی مکمل تلافی کر دی۔ جاری کھاتے میں فاضل سے بازار مبادلہ میں استحکام اور اسٹیٹ بینک کو زرمبادلہ ذخائر بڑھانے میں مدد ملی۔ اس کے ساتھ کثیر فریقی اور دو فریقی قرض دہندگان کی جانب سے قرضوں کی بلند فراہمی کے باعث مالی سال 25ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 5 ارب ڈالر سے زائد اضافہ ہوا ، جس سے بیرونی ادائیگیوں کو اطمینان بخش طریقے سے کرنا ممکن ہو سکا۔

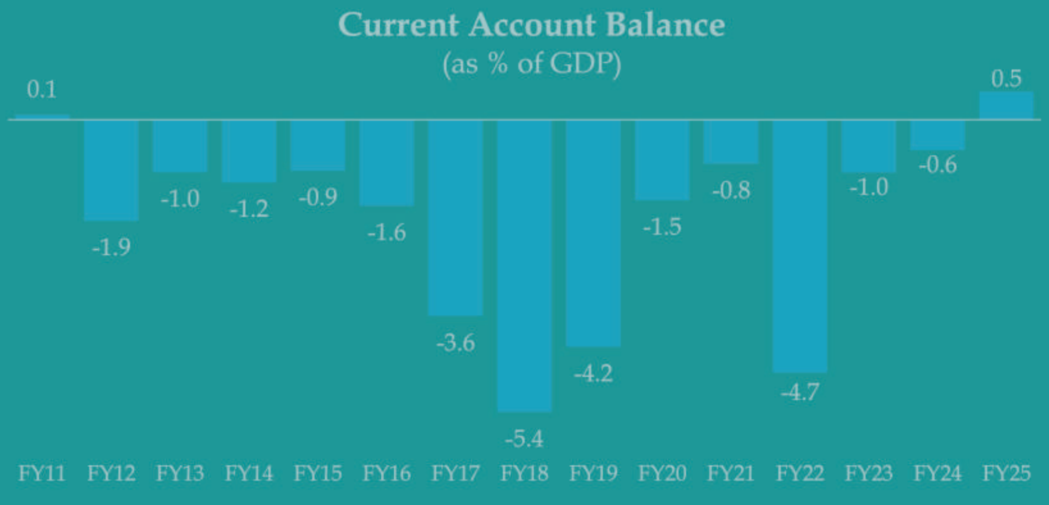

5 ادائیگیوں کا توازن

5.1 عالمی اقتصادی جائزہ

متعدد نقصان دہ دھچکوں کے بعد عالمی معیشت مالی سال 24ء میں مستحکم ہو گئی تھی، اور مالی سال 25ء کے دوران اس میں معتدل بحالی ہوئی۔ اس سے عالمی تجارت بڑھانے میں سہولت اور رسدی زنجیروں میں بہتری لانے اور اجناس کی قیمتوں پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملی۔ اس طرح، بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) اور ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں مہنگائی ہدف کے قریب رہی۔

شکل 5.1 : اہم معیشتوں کی حقیقی جی ڈی پی نمو*

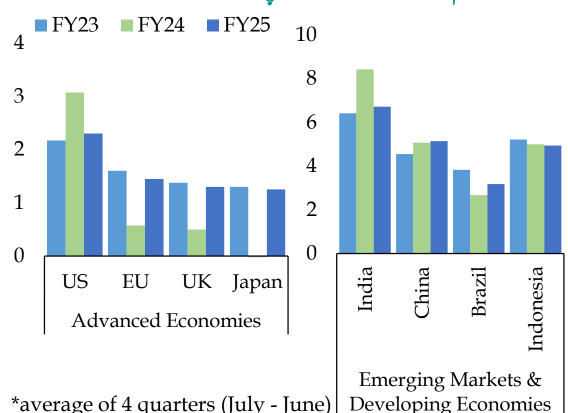

*average of 4 quarters (July - June)
Source: tradingeconomics.com

تاہم معاشی بحالی ناہموار تھی، کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں قدرے مضبوط نمو ہوئی، جبکہ ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں توسیع مالی سال 24ء کے مقابلے میں کم رہی (**شکل 5.1**)۔ عالمی معیشت کو مالی سال 25ء کے آخر میں کچھ اضافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جو امریکہ کی جانب سے ٹیرف میں اضافے کے متعلق بے یقینی اور جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں شدت آنے کے نتیجے میں پیدا ہوئیں۔ بڑھتی ہوئی بے یقینی نے عالمی تجارت اور نمو کی بحالی کے پائیدار ہونے کے ساتھ عالمی رسدی زنجیروں میں تعطل کے امکانات کے بارے میں خدشات کو بڑھا دیا، جس کے نتیجے میں لاگتی مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً، صرف (consumption) کے فیصلوں میں گھرانے محتاط ہو گئے، فرموں نے سرمایہ کاریوں کو مؤخر کر دیا اور مالی منڈیوں میں زیادہ اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔[1]

شکل 5.2: امریکی ٹیرف اور تجارتی پالیسی کے متعلق بے یقینی

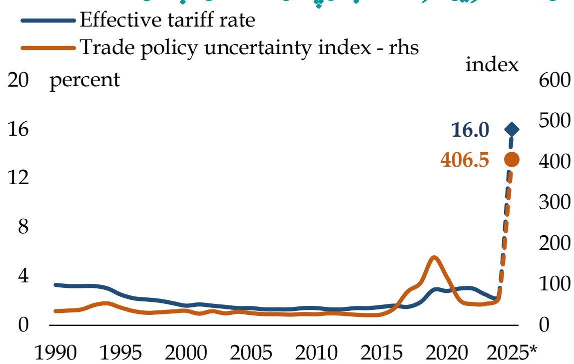

*US tariff rate is as of 15-Aug 2025, while trade policy uncertainty index is updated till June 2025.
Sources: WB and worlduncertaintyindex.com

موصول شدہ معاشی ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء کے آخر تک مذکورہ پیش رفتوں کے منفی اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے تھے۔ مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی کے دوران امریکہ کے اہم تجارتی شراکت داروں کی جانب سے جوابی ٹیرف عائد کرنے اور امریکی ٹیرف کے نفاذ میں تاخیر کے بعد عالمی تجارتی پالیسی کے بارے میں بے یقینی بڑھ کر تاریخی لحاظ سے بلند سطح تک پہنچ گئی (**شکل 5.2**)۔ اس سے نئے برآمدی آرڈرز میں تیزی سے کمی ہوئی، جو اشیا کی کمزور تجارت کی نشاندہی کر رہی تھی۔[2]

کشیدہ عالمی ماحول نے قیمتی دھاتوں کے علاوہ تقریباً تمام اہم اجناس کی قیمتوں پر اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں توانائی اور غیر توانائی دونوں کے اجزا کی قیمتوں میں کمی کا رجحان رہا تھا۔ تاہم، جون 2025ء میں یہ رجحان بدل گیا اور جغرافیائی و سیاسی تنازعات کے باعث عالمی رسدی زنجیروں کے معطل

[1] عالمی معاشی منظر نامہ، اپریل 2025ء۔

[2] ایس اینڈ پی کے مطابق، نئے برآمدی آرڈرز کا عالمی پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس مارچ 2025ء میں بتدریج 50 کے نشان (توسیعی زون) کو عبور کر گیا، لیکن اگلے مہینوں میں 50 سے نیچے گر گیا۔

ہونے کا نتیجہ اجناس کی قیمتوں، علاوہ زرعی اجناس، میں اضافے کی صورت میں نکلا۔ قیمتی دھاتوں کے نرخوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا کیونکہ ان کی نوعیت محفوظ جنت جیسی ہے (شکل 5.3)۔

شکل 5.3 : اجناس کی عالمی قیمتیں

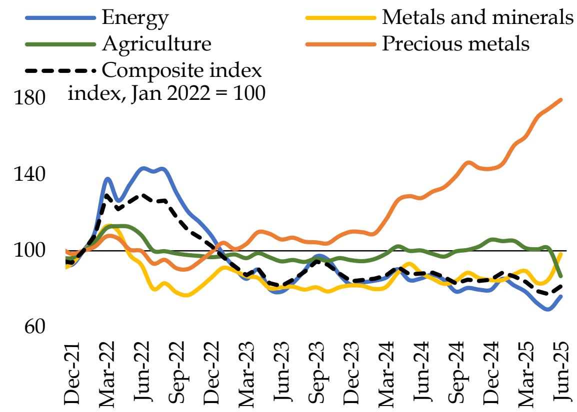

Source: WB

شکل 5.4: عمومی مہنگائی*

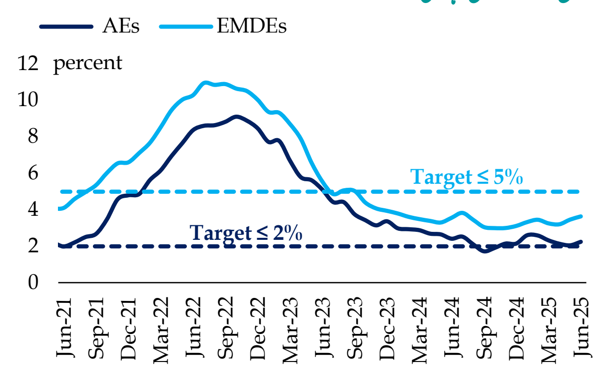

*Median inflation of each group. The sample includes 30 AEs and 44 EMDEs.
Source: Haver

مذکورہ پیش رفتوں نے ترقی یافتہ معیشتوں میں افرادی قوت اور خدمات کے شعبے میں موجود قیمتوں کے دباؤ کی شدت کو بڑھادیا، جبکہ ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں غذائی مہنگائی کی بلند سطح اور کرنسی کی قدر میں کمی دیکھی گئی۔ اس صورت حال کی عکاسی مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) اور ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) دونوں میں مہنگائی کے بڑھنے سے ہوتی ہے (شکل 5.4)۔

نتیجتاً، زری پالیسی میں نرمی کی رفتار سست ہوگئی۔ مہنگائی بظاہر لاگتی عوامل کے زیر اثر تھی کیونکہ علاقائی تنازعات کے باعث رسدی زنجیر میں تعطل پیدا ہوگیا تھا اور خدشات موجود تھے کہ احتیاطی بچتوں کے سبب طلب اور پھر صرف میں کمی کی صورت میں مہنگائی کم ہوسکتی ہے۔ اس پس منظر میں ترقی یافتہ کے ساتھ بیشتر ابھرتی معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے زری پالیسی مزید نرم کرنے کے متعلق محتاط رویہ اختیار کیا، تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ مذکورہ پیش رفتیں کس طرح کے اثرات مرتب کرتی ہیں (شکل 5.5)۔

شکل 5.5: مرکزی بینک کے پالیسی ریٹس

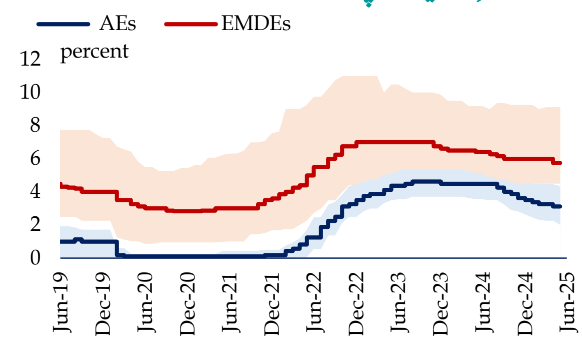

* The lines display the median policy rates for 73 EMDEs and 14 AEs. The shaded areas show the range between the 25th and 75th percentile of the respective policy rates.
Sources: Haver and cbrates.com

مالی منڈیاں محتاط زری پالیسی مؤقف کی عکاس تھیں۔ بڑھتی ہوئی بے یقینی اور بلند مہنگائی کی توقعات کے پیش نظر مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں عالمی مالی حالات سخت ہونا شروع ہوگئے (شکل 5.6)۔ آخری سہ ماہی میں تجارتی مشکلات میں اضافے اور اس کے بعد جزوی آسانی نے ایکویٹی اور حکومتی بانڈ کی منڈیوں دونوں میں قابل ذکر اتار چڑھاؤ پیدا کیا۔ ان پیش رفتوں نے ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں پر خاصے مضر اثرات مرتب کیے، اور ان کے ریاستی بانڈ کے تفاوت میں اضافہ ہوگیا اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسیوں کی قدر کم ہوگئی (شکل 5.7)، جس سے موجود مشکلات میں شدت آگئی، جن میں درآمدات پر انحصار میں اضافہ، پست بیرونی بفرز، قرضوں کے بوجھ کی بلند سطح اور محدود مالیاتی گنجائش شامل ہیں۔

شکل 5.6 : مالی حالات

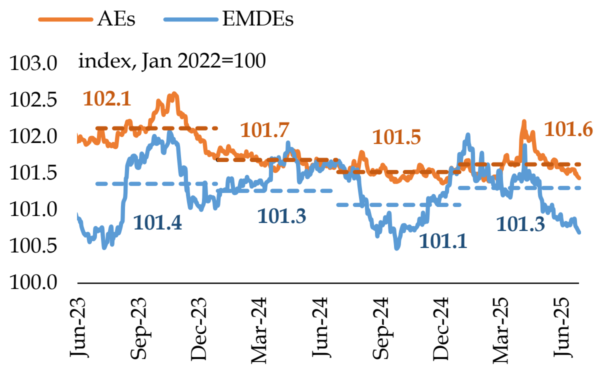

Note: Higher numbers are associated with tighter financial conditions. Dotted lines represent half year average.
Source: Bloomberg

شرح سود اور تفاوت (spread) کی بلند سطح، قرضوں کی محدود رسد اور قرض دہندگان میں خطرے سے بلند گریز کے باعث مالی حالات سخت رہے۔ لہٰذا، بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی کے دوران معاشی نمو کی رفتار معتدل ہوگئی۔[3] اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو یہ محرکات معاشی سست رفتاری کی شدت کو بڑھانے کے ساتھ وسیع کساد بازاری کے خطرے کو بڑھا سکتے ہیں، اور غیر ارادی سخت گیری کے اثرات سے بچنے کے لیے زری اور مالیاتی پالیسیوں کے محتاط ردعمل کے متقاضی ہیں۔

شکل 5.7: شرح مبادلہ میں تبدیلیاں*

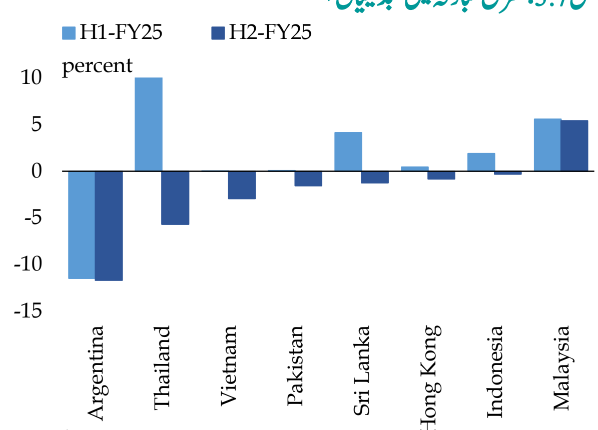

*Local currency to USD
Source: Haver

شکل 5.8: معاشی متغیرات کی پیش گوئیاں: 2025ء

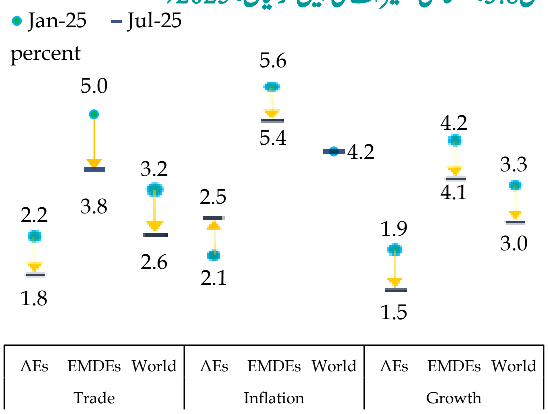

Source: IMF

ان خطرات کے پیش نظر کثیر فریقی ایجنسیوں نے عالمی معاشی نمو اور تجارت کی پیش گوئیوں پر نظر ثانی کر کے ان میں کمی کی ہے، جبکہ مہنگائی کی پیش گوئیوں کو کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھا گیا، ان کے مقابلے میں جو ٹیرف اور جغرافیائی اور سیاسی کشیدگیوں کے نمودار ہونے سے قبل تھیں۔[4] مزید برآں، بیرونی دھچکوں کے مقابلے میں بلند انکشاف اور کم لچکداری کے پیشِ نظر ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی تجارتی نمو میں اس کی شدت زیادہ نمایاں نظر آتی ہے (**شکل 5.8**)۔ اس سے قطع نظر، یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حالیہ اقتصادی منظر نامہ انتہائی پیچیدہ رہا ہے، اور اس صورت حال کا تسلسل جاری ہے۔

5.2 پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 25ء میں پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن میں مزید بہتری آئی، اور جاری کھاتے کے توازن میں فاضل کی 22 برسوں میں بلند ترین سطح درج کی گئی۔ نتیجتاً، مارکیٹ کی سیالیت میں بہتری کے باعث اسٹیٹ بینک کو مالی سال 25ء کے دوران 7.7 ارب ڈالر کی خالص خریداریاں کرنے کا موقع ملا۔ اس کے ساتھ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے پہلے کامیاب جائزے اور کثیر فریقی اور دو طرفہ

[3] اہم ترقی یافتہ ممالک میں برطانیہ، یورپی یونین اور جاپان کی جی ڈی پی نمو معتدل ہو کر مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں بالترتیب 1.4، 1.2، اور 1.2 فیصد پر آگئی جو گذشتہ سہ ماہی میں 1.5، 1.3 اور 1.8 فیصد تھی۔ اسی طرح، چین جیسی ای ایم ڈی ایز میں یہ کم ہو کر 5.2 فیصد ہوگئی، جو گذشتہ سہ ماہی میں 5.4 فیصد تھی۔

[4] عالمی معاشی منظر نامہ (اپڈیٹ جولائی 2025ء) اور عالمی اقتصادی امکانات (جون 2025ء)۔

قرض دہندگان کی جانب سے گذشتہ برس کی نسبت سرکاری رقوم کی بلند فراہمی نے ، قرض کی بھاری واپسی کے باوجود، زرمبادلہ کے ذخائر کو مضبوط کیا (**شکل 5.9** اور **جدول 5.1**)۔ ان سازگار پیش رفتوں کی بدولت بازار مبادلہ کو مستحکم اور کرب مارکیٹ پر پریمیم کو کم رکھنے میں مدد ملی۔

شکل 5.9: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

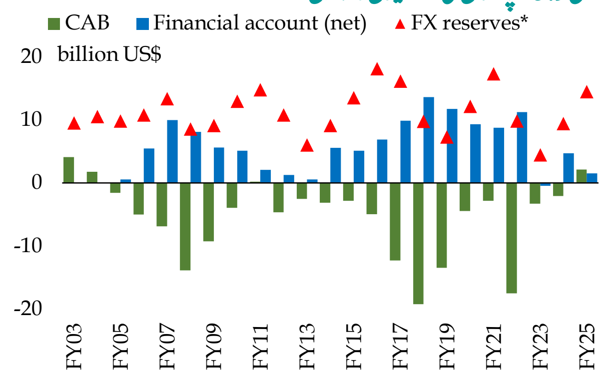

*SBP reserves excluding CRR/SCRR, net ACU, foreign currency cash holding
Source: SBP

تجارتی خسارے میں اضافے کے باوجود جاری کھاتے کے توازن میں اضافے کا بڑا محرک کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ تھا۔ مزید برآں، مالی سال 25ء میں خدمات کے کھاتے کے توازن اور بنیادی آمدنی کے توازن دونوں میں بہتری دیکھی گئی۔ خدمات کھاتے کے توازن کا اہم سبب آئی سی ٹی برآمدات میں مستحکم اضافہ جبکہ بنیادی آمدنی کا توازن عالمی شرح سود میں کمی کا عکاس تھا۔

تجارتی خسارے میں اضافہ درآمدات میں وسیع البنیاد اضافے کے باعث ہوا، جس نے برآمدات میں معتدل نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ برآمدات میں نمو کو سہولت عالمی طلب میں کچھ بحالی سے ملی، جس کی عکاسی برآمدات کا حجم بڑھنے سے ہوتی ہے۔ اسی طرح، عالمی اجناس کی قیمتوں اور بہتر ہوتی ملکی معاشی سرگرمی کے حالات میں درآمدات میں اضافہ، خصوصاً خام مال میں، بڑی حد تک حجم پر مبنی تھا (**باب 2**)۔

مالی کھاتے میں 1.5 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ مزید برآں، موصول ہونے والی بیشتر رقوم میں سرکاری

شکل 5.10: جاری کھاتے کا توازن

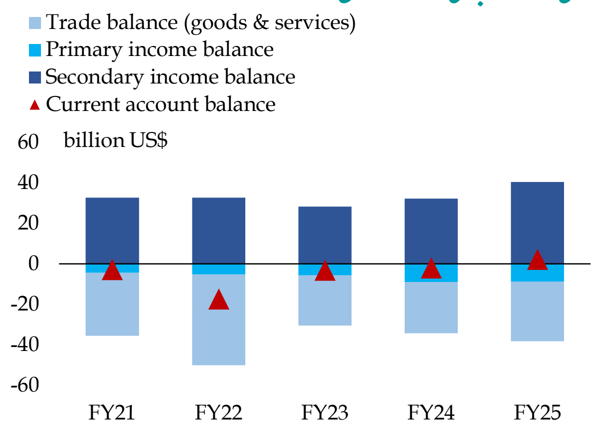

Source: PBS

قرضوں کی سطح بلند رہی۔ اگرچہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا، تاہم بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) سے رقوم کا خالص اخراج دیکھا گیا۔ مالی سال 25ء میں ایکویٹی پر بلند منافع کے باوجود بیرونی سرمایہ کاروں نے پاکستان کی درجہ بندی کی فرنٹیئر مارکیٹ حیثیت اور سرمایہ کاریوں کے منافع کمانے کے رویے کے باعث خالص فروخت کی پوزیشن برقرار رکھی۔[5]

شکل 5.11: پاکستان کی سامان کی تجارت

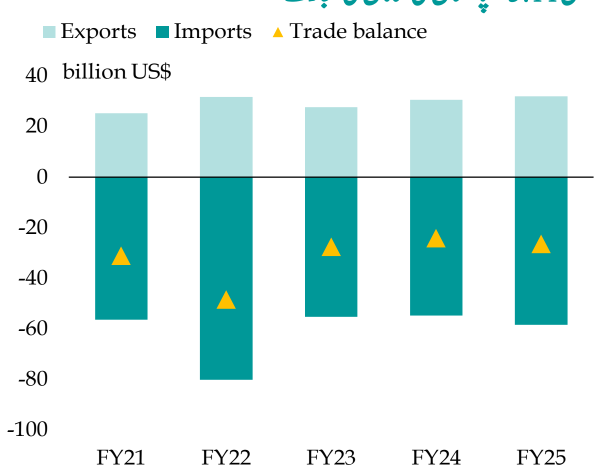

Source: PBS

جاری کھاتے کے توازن میں زرِ فاضل اور مالی کھاتے میں خالص رقوم کی آمد کے ساتھ آئی ایم ایف کی قسط ملنے کے نتیجے میں آخر جون 2025ء تک اسٹیٹ بینک کے

[5] ایف ٹی ایس ای نے 23 ستمبر 2024ء میں پاکستان کی دوبارہ درجہ بندی کی اور اسے ثانوی ابھرتی ہوئی مارکیٹ سے فرنٹیئر مارکیٹ کی حیثیت پر منتقل کر دیا۔

جدول 5.1: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن*

ملین امریکی ڈالر

	مالی سال23ء	مالی سال24ء	مالی سال25ء	م س24ء کے مقابلے میں مطلق تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	**-3,275**	**-2,072**	**2,113**	**4,185**
اشیا کی تجارت کا توازن	**-24,819**	**-22,177**	**-26,786**	**-4,609**
اشیا کی بر آمدات (ایف او بی)	27,876	30,980	32,302	1,322
اشیا کی در آمدات (ایف او بی)	52,695	53,157	59,088	5,931
خدمات میں تجارت کا توازن	**-1,042**	**-3,110**	**-2,622**	**488**
خدمات کی بر آمدات	7,596	7,691	8,383	692
آئی سی ٹی بر آمدات	2,596	3,223	3,810	587
خدمات کی در آمدات	8,638	10,801	11,005	204
بنیادی آمدنی کا توازن	**-5,765**	**-8,986**	**-8,902**	**84**
جس میں سودی ادائیگیاں	4,612	5,546	5,313	-233
منافع اور منافع منقسمہ	331	2,215	2,220	4
ثانوی آمدنی کا توازن	**28,351**	**32,201**	**40,423**	**8,222**
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	27,333	30,251	38,300	8,049
سرمایہ کھاتے کا توازن	**375**	**195**	**170**	**-25**
مالی کھاتے کا توازن*	**468**	**-5,370**	**-1,501**	**3,869**
براہ راست سرمایہ کاری (خالص)^*	**-670**	**-2,126**	**-2,398**	**-272**
جزدانی سرمایہ کاری (خالص)^*	**1,012**	**376**	**637**	**261**
دیگر سرمایہ کاری	**135**	**-3,610**	**265**	**3,875**
بیرون ملک زر مبادلہ کے اثاثوں میں اضافہ	-964	-381	72	453
زر مبادلہ قرضے اور واجبات	-1,099	3,229	-193	-3,422
مرکزی بینک	0	999	0	-999
بینک	1,241	715	-1,460	-2,175
عمومی حکومت	**-2,085**	**1,565**	**2,320**	**755**
تقسیم	9,891	6,044	9,518	3,474
بالاقساط ادائیگی	11,660	6,727	7,643	916
دیگر واجبات (خالص)	-316	2,248	445	-1,803
دیگر شعبہ	**-255**	**-50**	**-1,053**	**-1,003**
تقسیم	398	2,419	675	-1,744
بالاقساط ادائیگی	1,663	1,905	1,691	-214
دیگر واجبات (خالص)	1,010	-564	-37	527
خالص اغلاط اور بھول چوک	**-850**	**-631**	**-40**	**591**
مجموعی توازن	**4,218**	**-2,862**	**-3,744**	**-882**
اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر	**4,445**	**9,390**	**14,506**	**5,116**
پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں (آخر مدت)	**-28.4**	**2.7**	**-1.9**	**-**

* آئی ایم ایف کے ادائیگیوں کے توازن اور بین الاقوامی سرمایہ کاری پوزیشن مینوئل کا چھٹا ایڈیشن (بی پی ایم 6)، منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں خالص بیرونی رقوم کی آمد۔ ^ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص) = خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد - خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 5.12: برآمدات کی نمو میں حصہ

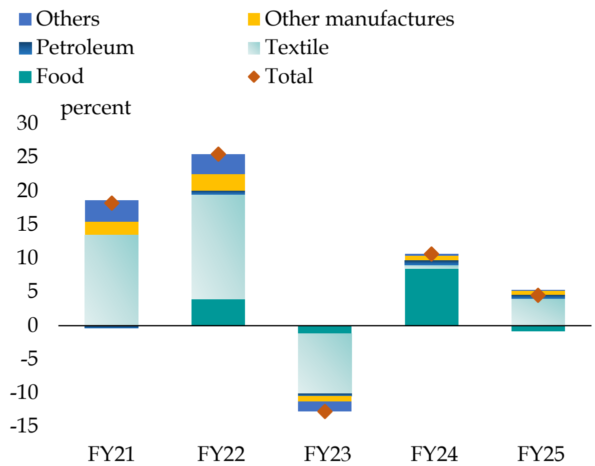

Source: PBS

زر مبادلہ کے ذخائر 5.1 ارب ڈالر اضافے کے ساتھ 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ یہ ذخائر 2.4 مہینوں کی درآمدات کو فنانس کرنے کے لیے کافی تھے، جو آخر جون 2024ء کے 1.6 مہینوں کے مقابلے میں زیادہ تھے۔[6] مزید برآں، مالی سال 25ء کے آغاز میں کچھ اتار چڑھاؤ کے بعد شرح مبادلہ بڑی حد تک مستحکم رہی، اور کرب پریمیم بھی تقریباً زائل ہو گیا۔

اس سے قطع نظر، بیرونی کھاتے میں یہ بہتری برآمدی کارکردگی اور نجی رقوم کی آمد کے بجائے بڑی حد تک کارکنوں کی ترسیلات زر کے باعث ممکن ہوئی۔ اس پس منظر میں، حکومت کی جانب سے برآمدات پر مبنی نمو کو بڑھانے کے لیے درآمدات پر ٹیرف کو حقیقت پسندانہ بنانے کا فیصلہ درست سمت میں ایک قدم ہے۔ تاہم، صرف ٹیرف کی اصلاحات ہی تبدیلی نہیں لا سکتیں، بلکہ ان کے ساتھ معاشی مسابقت بڑھانے اور سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے بھی متوازن اصلاحات کرنا ضروری ہے (**باکس 5.1**)۔

5.3 جاری کھاتے کا توازن

مالی سال 25ء میں جاری کھاتے کے توازن میں فاضل درج کیا گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں اتنی ہی رقم کا خسارہ موجود تھا۔ جاری کھاتے کے توازن میں خاصی بہتری کو کارکنوں کی ترسیلات زر میں بہتری سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جس نے تجارتی اور بنیادی آمدنی کھاتوں کے خساروں کے اثرات کو مکمل طور پر زائل کر دیا (**شکل 5.10**)۔ ترسیلات زر میں اضافہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات کی بدولت ہوا، جو کم کرب پریمیم پر منتج ہوا۔[7]

شکل 5.13: قیمتوں کے رجحانات: باسمتی بمقابلہ غیر باسمتی چاول

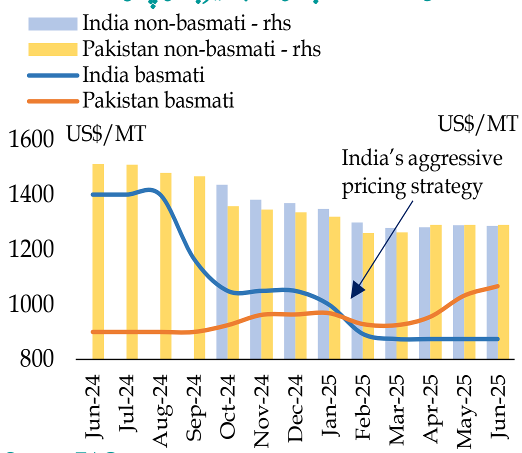

Source: FAO

تجارت (اشیائی) توازن[8]

مالی سال 25ء کے دوران تجارتی سامان کا خسارہ بڑھ کر 27.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 24.1 ارب ڈالر تھا۔ اس خسارے کا اہم سبب برآمدات میں معتدل نمو کے مقابلے میں درآمدات میں بلند اضافہ تھا (**شکل 5.11**)۔

[6] آئی ایم ایف کی اشیا اور خدمات کی درآمدات کی پیش گوئی کے مطابق۔

[7] اسٹیٹ بینک اور حکومتِ پاکستان نے متعدد پالیسی اقدامات متعارف کروائے جن میں ایکس چینج کمپنیوں میں اصلاحات (www.sbp.org.pk/epd/2024/FECL9.htm)؛ ملکی ترسیلات پر ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز اسکیم کی ادائیگی (www.sbp.org.pk/epd/2024/FECL10.htm)؛ اور باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کی آمد کی حوصلہ افزائی کے لیے ملکی ترسیلات زر کا فروغ (www.sbp.org.pk/epd/2023/FECL15.htm)۔

[8] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کے درج کردہ کسٹم ڈیٹا پر مبنی ہے۔ پی بی ایس کا تجارتی ڈیٹا ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے مماثلت نہیں رکھتا، جو سیکشن 6.2 اور 6.3 میں دیا گیا ہے۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق کے بارے میں تفصیلات کے لیے دیکھیے ڈیٹا پر توضیحی نوٹس کا ضمیمہ۔

جدول 5.2: سامان کی تجارت

ملین ڈالر

	مالیتیں		تبدیلی		مقداری اثر	قیمت کا اثر
	مالی سال 24ء	مالی سال 25ء	مطلق	فیصد		
برآمدات	**30,677**	**32,046**	**1,359**	**4.5**	–	–
ٹیکسٹائل	**16,656**	**17,890**	**1,234**	**7.4**	–	–
ملبوسات*	7.971	9.141	1.170	14.7	471	699
گھریلو ٹیکسٹائل*	3,858	4,196	338	8.8	246	92
سوتی دھاگہ	956	681	-275	-28.7	-264	-11
خام کپاس	56	1	-55	–	-55	–
غیر ٹیکسٹائل	**14,021**	**14,156**	**135**	**0.96**	–	–
غذا	**7.370**	**7.117**	**-253**	**-3.4**	–	–
چاول	3,933	3,353	-580	-14.7	-137	-443
باسمتی	877	831	-46	-5.3	39	-85
غیر باسمتی	3,055	2,522	-533	-17.4	-142	-391
روغنی بیج	410	373	-37	-9.0	120	-157
پٹرولیم	398	573	175	44.2	–	–
پٹرولیم مصنوعات	321	464	143	44.5	157	-14
دیگر مینوفیکچررز	**4,032**	**4,228**	**196**	**4.9**	–	–
سیمنٹ	267	330	63	23.8	76	-13
دواسازی	341	458	117	34.2	103	14
پلاسٹک کا مواد	400	469	69	17.2	38	31
انجینئرنگ کا سامان	351	409	58	16.6	–	–

* ملبوسات کے زمرے میں ہوزری (نٹ ویئر) اور ریڈی میڈ گارمنٹس شامل ہیں، جبکہ گھریلو ٹیکسٹائل کا زمرہ تولیے اور بستر کی چادروں پر مشتمل ہے۔

پاکستان دفتر شماریات

درآمدات میں اضافے سے معاشی سرگرمی میں معتدل بحالی کے تسلسل اور برآمدات سے منسلک مضبوط طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

برآمدات

مالی سال 25ء کے دوران برآمدات میں 4.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 10.7 فیصد تھی (**جدول 5.2**)۔ برآمدات کی نمو میں سست رفتاری کا اہم سبب غذائی برآمدات، خصوصاً چاول اور تل کے بیجوں کی، میں کمی تھی۔ چاول کی برآمدات میں بھارت کی واپسی اور کم ملکی پیداوار اس کی برآمدات میں کمی کا سبب بنیں، جبکہ تل کے معاملے میں کمی کا سبب تل کے بیجوں کے بڑے درآمد کنندہ چین کو ایتھوپیا اور سوڈان سے رسد کی بحالی تھی۔ کم غذائی برآمدات کے اثرات ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافے نے زائل کر دیے، جبکہ پٹرولیم مصنوعات اور دیگر مینوفیکچررز نے بھی اس میں کردار ادا کیا (**شکل 5.12**)۔

ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 25ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 7.4 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس ان میں 0.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔[9] اس نمو میں بڑا حصہ قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کے اجزا، ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل، کا تھا۔ دو اہم پیش رفتوں سے اس نمو کو تقویت ملی: (i) عالمی طلب کی بحالی جو بلند حجم پر منتج ہوئی؛ اور (ii) کم قیمت، بھاری مقدار والی گھریلو ٹیکسٹائل کی جگہ بلند قیمت، کم وزن کے حامل ملبوسات پر

[9] مالی سال 21ء تا مالی سال 25ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 8.4 فیصد کی اوسط سالانہ شرح سے اضافہ ہوا، جس میں کووڈ 19 کی مدت میں دیکھی گئی غیر معمولی کارکردگی بھی شامل ہے۔

جدول 5.3: گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدت

امریکہ کو برآمدات	حجم میں تبدیلی (فیصد)	اکائی مالیت (امریکی ڈالر/ایم ٹو*)	
	م س24ء کے مقابلے میں م س25ء	م س24ء	م س25ء
تھائی لینڈ	36.2	0.72	0.68
ویت نام	21.0	1.0	1.0
بھارت	8.9	0.90	0.81
فلپائن	1.8	0.78	0.89
چین	0.5	0.58	0.54
پاکستان	-2.4	0.69	0.71
بنگلہ دیش	-6.4	0.71	0.68
یورپی یونین 27 کو برآمدات	**حجم میں تبدیلی (فیصد)**	**اکائی مالیت (یورو/کلوگرام)**	
	م س24ء کے مقابلے میں م س25ء	م س24ء	س25ء
تھائی لینڈ	24.0	5.0	4.9
ویت نام	8.87	4.7	4.9
بھارت	14.7	5.3	5.3
فلپائن	32.7	5.0	4.7
چین	13.5	3.3	3.3
پاکستان	10.8	5.5	5.5
بنگلہ دیش	5.8	4.8	5.1

* ایم ٹو کا مطلب ہے، اسکوائر میٹر کے مساوی، جو ایک تصوراتی یونٹ ہے جسے اوٹیکسا استعمال کرتا ہے۔

ماخذ: اوٹیکسا، یورواسٹیٹ اور اسٹیٹ بینک کا حساب

منتقلی۔[10] مؤخر الذکر پر برآمد کنندگان کے منافع کے مارجن نے مثبت اثر ڈالا۔ حجم کا اثر خصوصاً یورپی یونین کو گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدات میں زیادہ نمایاں تھا، اور ان میں بیشتر اضافے کا محرک بنا۔ امریکی ٹیرف کے بارے میں بے یقینی کے حالات میں پاکستان سمیت ایشیائی برآمد کنندگان نے اپنی بلند حجم والی ٹیکسٹائل برآمدات کا رخ یورپی یونین کی طرف کر دیا۔[11] سستے گھریلو آرائش اور فاسٹ فیشن کے لیے صارفین کی لچکدار طلب کے ساتھ کم اوسط قیمتوں سے یورپی یونین کو درآمدی حجم مزید بڑھانے میں مدد ملی۔[12]

اس کے برعکس امریکہ کو گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدات، جو پاکستان کی گھریلو ٹیکسٹائل مارکیٹ کا تقریباً 30 فیصد ہیں، میں حجم کے لحاظ سے کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت اور تھائی لینڈ جیسے علاقائی مسابقت کاروں نے مسابقتی نرخوں کی پیشکش کے ذریعے امریکی مارکیٹ کے بڑے حصے کو حاصل کر لیا ہے۔ وال مارٹ، IKEA، اور ٹارگٹ جیسے بڑے خردہ فروشوں نے 'چین + 1 (یا +2 یا +3)'[13] کی حکمت عملی کو اختیار کیا ہے تاکہ وہ چین پر انحصار کم کر کے اپنے آرڈرز دیگر ممالک کو منتقل کر سکیں۔ اس صورت حال نے مسابقت میں اضافہ کر دیا ہے اور آرڈرز کا رخ کم اکائی قیمت کے حامل تھائی لینڈ اور بنگلہ دیش جیسے سپلائرز کی طرف ہو گیا ہے۔ بعض مطالعوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس حکمت عملی سے ویت نام، بھارت اور کمبوڈیا جیسے ٹیکسٹائل کے علاقائی مسابقت کاروں کو بھی بہت فائدہ پہنچا ہے۔[14] خردہ فروشوں کے لیے یہ تبدیلی نہ صرف سورسنگ کی بدلتی ہوئی عالمی ترجیحات، تیزی سے تکمیل اور مرضی کے مطابق ڈیزائنوں کی ضرورت کا ردعمل ہے، بلکہ برآمدات کی منافع پر مبنی دوبارہ ہم آہنگی بھی ہے (**جدول 5.3**)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملبوسات کی برآمدات بھاری مقدار والی گھریلو ٹیکسٹائل کے مقابلے میں خاصی بلند مالیت کا فی اکائی وزن تخلیق کرتی ہیں، جس سے

[10] گارمنٹس اور نٹ ویئر کو زیادہ قیمت، کم وزن کی برآمدات اور گھریلو ٹیکسٹائل کو زیادہ وزن، کم قیمت والی برآمدات سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ باضابطہ معیاری درجہ بندی نہیں ہے، یہ فرق صنعت کے طریقوں کے مطابق ہے اور، پریمیم ہوم ٹیکسٹائل جیسے ڈیزائنر کشن کور یا پردے جن سے خاصی بلند اکائی قیمت ملتی ہیں، بڑی حد تک بین الاقوامی سطح پر موجود ہے۔ پاکستان میں مالی سال 25ء کا ایچ ایس ڈیٹا اس رجحان کی حمایت کرتا ہے، بستر کی چادروں اور تولیے کی قیمت (باب 63) اوسطاً 1000 روپے فی کلوگرام ہے جبکہ اس کے مقابلے میں نٹ ویئر 38,000 روپے فی کلوگرام (باب 61) اور تیار ملبوسات کی 30,000 روپے فی کلوگرام ہے (باب 62)۔

[11] پاکستان سے یورپی یونین کو کم لاگت، زیادہ مقدار والی گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی درآمدات میں غیر پرنٹ شدہ، نٹنگ کے بغیر ٹوائلٹ، کچن اور بیڈ لینن کا غلبہ ہے، جب کہ زیادہ مالیت کے چھپے ہوئے اور knitting والے اجزا کا یورپی یونین کو پاکستان کی گھریلو ٹیکسٹائل برآمدات میں نسبتاً کم حصہ ہے۔ ماخذ: ایچ ایس 63 کے لیے ڈیٹا: ہوم ٹیکسٹائل (بشمول تولیے، بیڈ شیٹس وغیرہ)؛ اسلام آباد: پاکستان بزنس کونسل۔

[12] ٹیکسٹائل انٹیلی جنس (2025ء)۔ یورپی یونین میں ٹیکسٹائل اور کپڑوں کی درآمدات کے رجحانات، 2025ء؛ سی بی آئی کی ویب سائٹ: https://www.cbi.eu/market-information/home-decoration-home-textiles/what-demand

[13] چین + 1 (یا +2 یا +3) حکمت عملی کا مطلب ہے چین میں اپنے قائم کردہ پیمانے، کارکردگی اور رسدی زنجیر کی گہرائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک اہم بنیاد برقرار رکھنا۔ جبکہ بیک وقت ویتنام، بھارت یا کمبوڈیا جیسے اضافی مراکز میں پیداوار کو متنوع بنانا۔ یہ نقطہ نظر چین پر حد سے زیادہ انحصار کو کم کرتا ہے، اور تجارتی تناؤ، رسدی زنجیر میں مشکلات اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے خطرات کو کم کرتا ہے۔

[14] ایسٹ ویسٹ بیکس ویب سائٹ؛ ایشیا سورسنگ کی حکمت عملی 2025ء: چین، ویتنام اور اس سے آگے۔

برآمد کنندگان کو پیداوار منتقل کرنے کی ترغیب ملتی ہے (**جدول 5.4**)۔[15] اس تناظر میں گذشتہ چند برسوں کے دوران پاکستان کے برآمد کنندگان نے یورپی یونین اور امریکہ کی فیشن برانڈز کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تیار ملبوسات، ڈیزائن اسٹوڈیوز اور عملدرآمد کی توثیق کے شعبوں میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے۔[16]

جدول 5.4: گھریلو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی اکائی قیمتیں: م س25ء

	ملبوسات	گھریلو ٹیکسٹائل
		(امریکی ڈالر/ایم ٹو*)
پاکستان	2.9	0.71
	ملبوسات	گھریلو ٹیکسٹائل
یورپی یونین27		(یورو/کلوگرام)
پاکستان	12.5	5.50

* ایم ٹو کا مطلب ہے، اسکوائر میٹر کے مساوی، جو ایک تصوراتی یونٹ ہے جسے اوٹیکسا استعمال کرتا ہے۔

ماخذ: اوٹیکسا، یورو اسٹیٹ اور اسٹیٹ بینک کا حساب

اس کے ساتھ بڑی ٹیکسٹائل فرموں نے پائیداری کے عالمی معیارات پر پورا اترنے اور لاگت میں نقائص کم کرنے کے لیے اپنے موجودہ انفراسٹرکچر کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا آغاز کر دیا ہے، جو برآمدی منڈیوں میں مسابقت کا حامل رہنے اور مارکیٹ میں حصہ بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ کچھ سرفہرست برانڈز نے اس میں سبقت حاصل کر لی ہے، تاہم ایسے اقدامات کے دائرۂ کار کو پوری صنعت تک وسعت دینا برآمدی مسابقت کے حصول، لاگت میں خاصی بچت کرنے اور انہیں طویل مدتی پائیدار نمو کے لیے مزید پیداواریت بڑھانے والی سرمایہ کاریوں میں استعمال کرنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے (**باکس 5.2**)۔[17]

کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں تیزی سے کمی ہوئی[18]

کپاس کی ملکی پیداوار میں تیزی سے کمی نے نہ صرف قابل برآمد فاضل میں کمی کر دی ہے، بلکہ ملکی کپاس کی قیمتوں کو بھی درآمدی مساوات سے زائد کر دیا ہے، جس کی وجہ سے خام کپاس کی برآمد معاشی لحاظ سے قابلِ عمل نہیں رہی۔ مالی سال25ء کے دوران دھاگے کی برآمدات میں بھی خاصی کمی ہوئی کیونکہ اپ اسٹریم ٹیکسٹائل اجزا، خصوصاً اسپننگ اور ویونگ، کو توانائی اور آپریشنل لاگتوں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑا۔[19] تفریق پر مبنی جنرل سیلز ٹیکس کی پالیسی کا تسلسل بھی ملکی پیداوار پر درآمدی دھاگے کو ترجیح دیتا ہے۔[20]

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

چاول کی کم برآمدات کے باعث غذائی برآمدات کم رہیں[21]

گذشتہ برس مضبوط کارکردگی دکھانے کے بعد مالی سال25ء میں چاول کی برآمدات میں 14.7 فیصد کمی دیکھی گئی، جس کا اہم سبب ستمبر 2024ء میں چاول کی عالمی منڈی میں بھارت کا دوبارہ قدم رکھنا تھا۔[22] کم مقداری اثر کے علاوہ قیمتیں بھی کم ہو

[15] ان رجحانات کے پیش نظر، متعلقہ تجارتی انجمنوں نے بھی ایک مخصوص 'ملبوسات کی پالیسی' کی وکالت کی ہے، جو ٹیکسٹائل کے دیگر برآمدی اجزا سے الگ ہو۔ ماخذ:
https://texprocil.org/ibtexnewsclipping/1711605950-IBTEX28032024.pdf

[16] مرکب ٹیکسٹائل کمپنیوں کی کارپوریٹ رپورٹوں میں اعلیٰ درجے کی ملبوسات کے پیداکاروں کی طرف سے بلند قدر اضافی والے اجزا اور پیداواری گنجائش میں توسیع کے ساتھ دوبارہ اسٹریٹجک ہم آہنگی پر زور دیا گیا ہے۔ کچھ ریٹنگ ایجنسیوں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ، اسٹریٹجک محاذ پر، ملبوسات کے شعبے میں کمپنیاں اپنی پیداواری صلاحیت کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

[17] اعلیٰ درجے کی ٹیکسٹائل کمپنیوں میں سے ایک، نشاط ملز نے اپنی کارپوریٹ مالی رپورٹس میں بتایا ہے کہ توانائی کی جدت طرازی کے اقدامات جیسے کیپٹیو کو-جنریشن پاور پلانٹس کی تنصیب نے توانائی کی کارکردگی کو بہتر بنایا ہے۔ دیگر ٹیکسٹائل فرموں کی کارپوریٹ مالی رپورٹس میں توانائی کی کارکردگی میں سرمایہ کاری کے منصوبوں کو اجاگر کیا گیا ہے، جس سے لاگت کی بچت اور پیداواری صلاحیت کے بہتر استعمال کے محرک کے طور پر اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

[18] مالی سال25ء میں کپاس کی ملکی پیداوار کو کیڑوں کے حملوں، گرمی کی لہروں اور بے ترتیب بارشوں کی وجہ سے اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے کٹائی میں تاخیر اور معیار خراب ہوا۔ مالی سال 25ء میں اس کی پیداوار 10.2 سے کم ہو کر 7.1 ملین ٹن رہ گئی۔ مزید برآں، کاٹن اے انڈیکس روئی کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے جس نے خام کپاس درآمد کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

[19] ٹیکسٹائل کمشنرز آرگنائزیشن کی تازہ ترین دستیاب رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 109 اسپننگ یونٹس بند ہوئے ہیں۔ ماخذ: ٹی سی او ویب سائٹ
https://www.tco.com.pk/documents/5f144babd2.pdf;

[20] درآمد شدہ دھاگہ، خاص طور پر پولی کاٹن اور پولی ایسٹر کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا جبکہ ملکی پیداوار پر جی ایس ٹی عائد رہا۔

[21] چاول مالی سال25ء میں مجموعی غذائی برآمدات کا تقریباً 47.0 فیصد اور غیر ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات کا 23.7 فیصد رہا ہے۔

[22] بھارت نے جولائی 2023ء میں غیر باسمتی چاول کی برآمد پر پابندی لگادی تھی تاکہ ملکی غذائی سلامتی کو یقینی اور بڑھتی ہوئی غذائی مہنگائی پر قابو پایا جاسکے۔

گئیں،[23] جس سے مضبوط پیداوار کے بل بوتے پر چاول کے عالمی ذخائر کی ریکارڈ بلند سطح کے حالات میں عالمی مسابقت میں شدت کی عکاسی ہوتی ہے۔[24]

شکل 5.14: درآمدات کی نمو میں حصہ

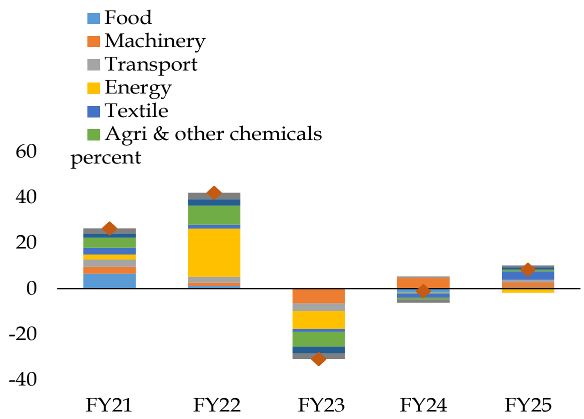

Source: PBS

پاکستان پر ملائشیا میں بلند ٹیرف عائد تھا۔[27] مزید برآں، انڈونیشیا کو برآمدات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ انڈونیشی حکومت کی خود کفالت کی پالیسیوں کے حالات میں سازگار موسم کے باعث وہاں پر چاول کی پیداوار بلند سطح پر رہی۔[28]

شکل 5.15: خدمات کی تجارت

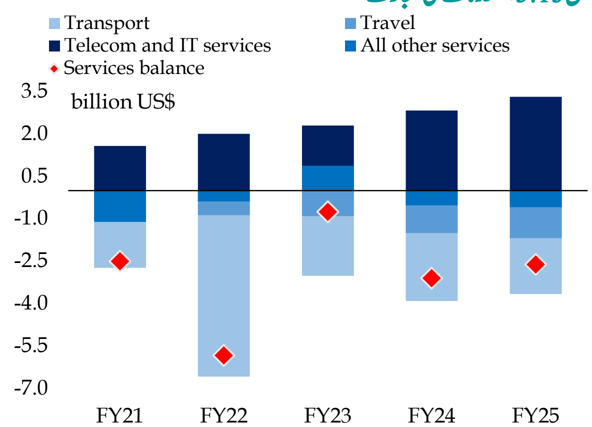

Source: SBP

چاول میں غیر باسمتی چاول کی برآمدات مالی سال 24ء کے 3.1 ارب ڈالر سے خاصی کمی کے بعد مالی سال 25ء میں 2.5 ارب ڈالر پر آ گئیں، جس کا اہم سبب بھارت کے چاول کا مقابلہ کرنے کے لیے قیمتوں میں کمی تھی تاکہ برآمدی منڈی کو برقرار رکھا جا سکے (**شکل 5.13**)۔ اڑی چاول کے لیے برآمدی حجم بڑی حد تک مستحکم رہا جسے فلپائن کی جانب سے مضبوط طلب سے تقویت ملی، جہاں غذائی مہنگائی کے خدشات اور ایل نینو کے باعث ملکی رسدی دھچکوں نے ملک کو اسٹریٹجک خریداریوں پر مجبور کر دیا۔[25] تاہم، ملائشیا اور کینیا کو برآمدات کم رہیں۔ بھارت نے کم ٹیرف کے باعث کینیا میں اپنے مارکیٹ کے حصے کو دوبارہ حاصل کر لیا، جبکہ پاکستان کو کینیا کی جانب سے 35 فیصد ڈیوٹی کا سامنا تھا۔[26] اسی طرح، بھارت اور تھائی لینڈ کے مقابلے میں

چھلکے والے بھورے چاول کی یورپی یونین اور برطانیہ کو بحری ترسیلات کم رہیں، جو اس زمرے میں پاکستان کی اہم منڈیاں ہیں۔ اس کی وجوہات میں حفظانِ صحت اور نباتاتی صحت کے سخت ضوابط، عملدرآمد میں بار بار مسائل بشمول پھپھوندی اور کیڑے مار ادویات کے فضلے کی بہت زیادہ بلند سطح کے باعث اس کی ضبطی شامل ہیں۔

اس تناظر میں باسمتی چاول کی برآمدات قدرے لچکدار رہیں، خصوصاً متحدہ عرب امارات اور قازقستان جیسی منڈیوں میں۔ کم قیمتوں کے باعث باسمتی چاول کی مجموعی برآمدی مالیت میں 5.3 فیصد کمی ہوئی، تاہم مقدار میں 4.5 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

[23] پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار پر مبنی ایس بی پی کے عملے کے حساب کتاب کے مطابق، مالی سال 24ء کے مقابلے میں مالی سال 25ء میں چاول کے تمام زمروں کی اکائی مالیتوں میں کمی واقع ہوئی۔

[24] 2024/25ء میں چاول کی عالمی پیداوار 527.6 ملین ٹن (ملنگ کی بنیاد پر) کی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچنے کی توقع ہے، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 10.3 ملین ٹن زیادہ ہے۔ چاول کی پیداوار میں متوقع اضافے کے ذمہ دار ممالک میں بنگلہ دیش، برازیل، کمبوڈیا، چین، یورپی یونین، بھارت، انڈونیشیا، پاکستان اور تھائی لینڈ شامل ہیں۔ ماخذ: امریکی محکمہ زراعت (2024ء)۔ چاول کی مارکیٹ کا منظر نامہ، واشنگٹن ڈی سی۔

[25] وی آئی ایس 2024ء۔ چاول کے شعبے کی رپورٹ، وی آئی ایس کریڈٹ ریٹنگ کمپنی لمیٹڈ، کراچی۔

[26] ایس اینڈ پی گلوبل: https://www.spglobal.com/commodity-insights/en/news-research/latest-news/agriculture/072525-pakistani-exporters-hopeful-of-tariff-reduction-on-rice-exports-to-kenya

[27] https://www.spglobal.com/commodity-insights/en/news-research/latest-news/agriculture/050125-indias-competitive-pricing-boosts-rice-exports-to-malaysia، 2025؛ ٹی ڈی اے پی (2022ء) پاکستان ملائیشیا دوطرفہ تجارت کا تجزیہ۔

[28] انڈونیشیا کی حکومت نے انڈونیشیا کی نیشنل لاجسٹک ایجنسی (BULOG) کے کسی بھی قسم کے چاول درآمد کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ ماخذ: یو ایس ڈی اے (2025ء)۔ اناج اور فیڈ سالانہ، جکارتہ۔ امریکی محکمہ زراعت۔

شکل 5.16: آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات کا رجحان

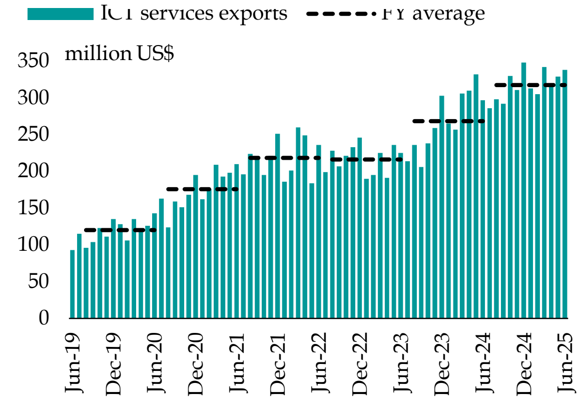

Source: SBP

بہتر کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کس طرح اہم منڈیوں میں صرف چاول کے متبادل رسد کنندہ کے بجائے ایک مستحکم تجارتی شراکت دار بنتا جا رہا ہے۔ مؤثر تجارتی تشہیر اور کاروبار تا حکومت (B2G) کی کامیاب مشترکہ کاوشوں سے قدرے نئے، بلند مارجن والے ممالک سعودی عرب اور عمان کی مارکیٹوں میں گہری سرائیت میں مدد ملی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے باسمتی چاول کو اب باضابطہ طور پر نیوزی لینڈ کے جغرافیائی نشاندہی (جی آئی) فریم ورکس کے تحت تسلیم کر لیا گیا ہے، جو ایک اہم پالیسی اور سفارتی کامیابی ہے۔[29] جی آئی کی توثیق شدہ مصنوعات 2.3 گنا بلند قیمتیں حاصل کر سکتی ہیں کیونکہ یہ مستند، سراغ لگانے اور کوالٹی کنٹرول جیسی خصوصیات رکھتی ہیں۔ مارکیٹ میں بہتر پوزیشن حاصل کرنے اور ساکھ بڑھنے سے پاکستان کے باسمتی چاول کو بھارت کے مقابلے میں زیادہ قیمتیں برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے، اور مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں قیمتیں بڑھنے میں اس کا اہم کردار ہو سکتا ہے۔

مالی سال 25ء کے دوران دیگر غذائی اجزا میں روغنی بیجوں (خصوصاً تل کے بیج) کی برآمدات میں خاصی کمی شامل ہے، جس کا اہم سبب قیمتوں کا اثر ہے۔ مارکیٹ میں سوڈان اور ایتھوپیا کے سپلائرز کے دوبارہ داخلے سے روغنی بیجوں کی عالمی رسد بڑھ گئی، جو تل کے بیجوں کی قیمتوں میں کمی کا باعث بنی۔[30] اس سے قطع نظر، چین کی جانب سے طلب مضبوط رہی اور اس کے علاوہ قازقستان ایک نئی برآمدی منڈی کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔

شکل 5.17الف: م س25ء میں پاکستان کی 5 سرفہرست برآمدات

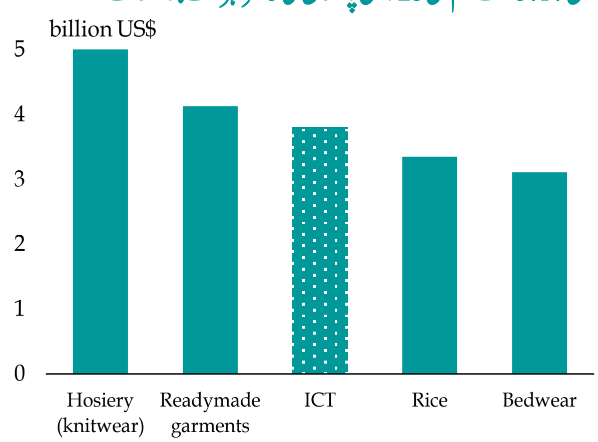

Sources: SBP and PBS

شکل 5.17ب: براڈبینڈ کی لاگت

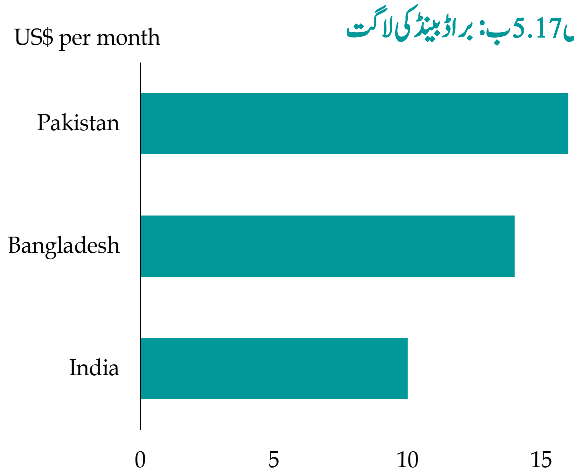

Source: www.worldpopulationreview.com

[29] اسی طرح کے فیصلے پہلے بھی دیے جا چکے ہیں: 2018ء میں یورپی یونین نے باسمتی چاول پر خصوصی ٹریڈ مارک کے حقوق کے لیے بھارتی درخواست کو مسترد کر دیا تھا، یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس میں آئندہ برسوں میں پاکستانی باسمتی چاول کی برآمدات میں قابل ذکر اضافہ مدنظر رکھا گیا تھا۔ اسی طرح، آئی پی آسٹریلیا نے 2022ء میں بھارت کی درخواست کو مسترد کر دیا، جس سے پاکستان کو باسمتی چاول اپنے نام سے مارکیٹ میں فروخت کرنے کی اجازت ملی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا مارکیٹ میں مجموعی حصہ کم ہے، اس لیے اس فیصلے کا براہ راست اثر محدود ہے۔ تاہم، ان کا مجموعی قانونی اثر اہم ہے: انہوں نے اخراجی ٹریڈ مارکنگ کے خطرے کو کم کیا ہے، مارکیٹ میں مستند ہونے کے لیے پاکستان کے دعوے کو تقویت دی ہے اور پریمیم مارکیٹوں میں اس کی ساکھ کو بڑھایا ہے۔

[30] پاکستان نے گزشتہ سال سوڈان، ایتھوپیا اور میانمار کی رسد میں رکاوٹ کے حالات میں چین کی طرف سے دونوں کی زیادہ مانگ سے فائدہ اٹھایا تھا، جبکہ اس کے ساتھ چین کی طرف سے 9 فیصد درآمدی ڈیوٹی ہٹا دی گئی تھی۔ یو ایس ڈی اے (2025ء)۔ عالمی زرعی پیداوار، امریکی محکمۂ زراعت سرکلر سیریز فروری 2025ء۔

جدول 5.5: سامان تجارت کی درآمدات

ملین ڈالر

	مالیت		تبدیلی		حجم کا اثر	قیمت کا اثر
	م س24ء	م س25ء	مطلق	فیصد		
درآمدات	**54,781**	**59,885**	**5,104**	**9.3**	–	–
غذا	**7,904**	**8,160**	**256**	**3.2**	–	–
گندم	1,032	0	-1,032		–	–
چائے	657	634	-23	-3.4	-31	8
سویابین آئل	130	344	214	165.4	217	-3
پام آئل	2,779	3,393	615	22.1	201	414
دالیں	775	1,016	241	31.1	191	50
مسالے	196	228	32	16.1	49	-17
توانائی	**16,910**	**15,936**	**-974**	**-5.8**	–	–
پٹرولیم مصنوعات	6,644	5,960	-684	-10.3	289	-972
خام تیل	5,531	5,447	-85	-1.5	685	-770
ایل این جی	3,945	3,475	-470	-11.9	-1,890	1,420
ایل پی جی	789	1,055	266	33.6	79	187
مشینری	**8,501**	**9,798**	**1,297**	**15.3**	–	–
برقی	3,275	3,842	567	17.3	–	–
ٹیکسٹائل	149	305	156	104.5	–	–
بجلی کی پیداوار	418	631	213	50.8	–	–
ٹرانسپورٹ	**1,840**	**2,450**	**610**	**33.2**	–	–
مکمل ساختہ یونٹ	344	393	49	14.2	–	–
الگ الگ پرزے/نیم ساختہ یونٹ	1,004	1,593	589	58.8	–	–
ٹیکسٹائل	**2,714**	**5,036**	**2,322**	**85.5**	–	–
خام کپاس	448	1,642	1,194	266.6	1,470	-276
دیگر ٹیکسٹائل اجزا	733	1,551	818	111.6	–	–
ایگرو کیمیکل	**8,508**	**9,029**	**521**	**6.1**	–	–
مینوفیکچرڈ کھاد	685	670	-15	-2.2	-153	138
پلاسٹ کا مواد	2,271	2,480	210	9.2	198	12
متفرق	**894**	**987**	**93**	**10.4**	–	–

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دوسری جانب غذائی گروپ میں تمباکو اور مچھلی اور سمندری غذائی اجزا کی برآمدات میں اضافہ دیکھا گیا۔ تمباکو کی برآمدات دگنے سے بھی زیادہ ہو گئیں اور مالی سال 24ء کے 64 ملین سے بڑھ کر مالی سال 25ء میں 167 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، کیونکہ ملکی فرموں نے مقامی سطح پر منافع کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے بیرونی ممالک کا رخ کیا۔ یونان، متحدہ عرب امارات اور انڈونیشیا اس کے بڑے خریدار بن کر ابھرے جو متنوع عالمی منڈیوں میں مضبوط طلب کی عکاسی کرتی ہے۔

مچھلی اور غذائی مصنوعات کی برآمدات بھی بحال ہو کر 13.4 فیصد اضافے کے ساتھ 465 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ایف اے او کی جانب سے پیش کی گئی حالیہ پالیسی کے

مسودے بعنوان 'نیشنل فشریز اور ایکوا کلچر پالیسی 2025ء تا 2035ء' میں اس شعبے کے برآمدی امکانات سے استفادے کے لیے ایک موزوں اور مربوط فریم ورک دیا گیا ہے، جو مفید ثابت ہو سکتا ہے اگر اس پر پوری طرح عملدرآمد کیا جائے (دیکھیے **باکس 5.1، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ برائے مالی سال 25ء**)۔

شکل 5.18: بنیادی آمدنی کا کھاتہ: اہم ادائیگیاں

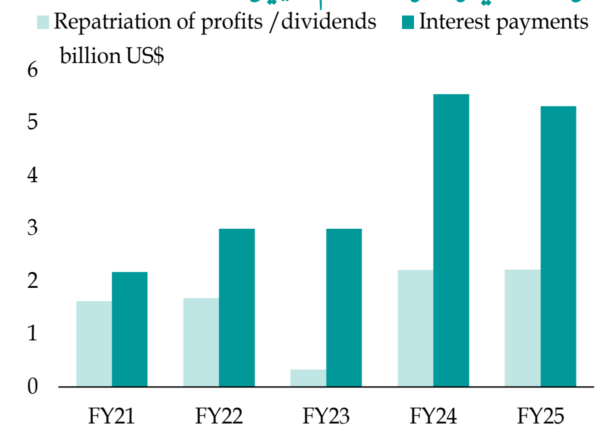

Source: SBP

پٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں تیزی سے اضافہ ہو گیا

مالی سال 25ء میں پٹرولیم مصنوعات خصوصاً فرنس آئل کی برآمدات میں 44.5 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ حالیہ برسوں میں بجلی کی پیداوار کے توانائی کے آمیزے میں ساختی تبدیلی ہے۔[31] بجلی کی پیداوار میں مہنگے فرنس آئل کے استعمال کے مرحلہ وار خاتمے – جسے کوئلے، آر ایل این جی اور قابل تجدید توانائی جیسے جاذبِ لاگت متبادل اجزا سے بدلا گیا– کے نتیجے میں ملکی فرنس آئل کا فاضل بھاری مقدار جمع ہو گیا ہے۔ اس کی اضافی رسد کو حکمت عملی کے ساتھ علاقائی منڈیوں خصوصاً افغانستان بھجوایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک ملکی بوجھ کو مؤثر انداز میں برآمدی موقع میں بدل دیا گیا ہے۔

سیمنٹ کی برآمدات بڑھ رہی ہیں

حجم کے اثرات کی وجہ سے سیمنٹ کی برآمدات میں اضافہ ہوا، جس کا اہم محرک افغانستان کی جانب سے کلنکر کی مضبوط طلب تھی۔ کوئلے کی قیمتوں میں کمی کے باعث اس جز کی برآمدی صلاحیت میں مزید بہتری آئی۔[32] مالی سال 25ء میں ملکی فروخت میں تقریباً 37 فیصد کی نمایاں کمی کے مسئلے کے باعث صنعت نے خود کو متنوع بناتے ہوئے گیبون اور یمن جیسی نئی منڈیوں تک رسائی حاصل کی ہے۔

شکل 5.19: کارکنوں کی ترسیلات زر بلحاظ ملک

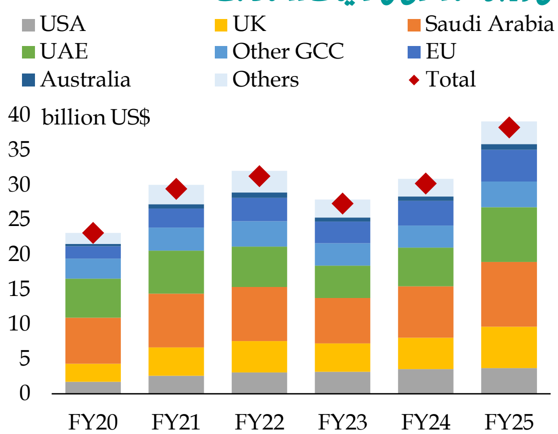

Source: SBP

دیگر مینوفیکچررز کی برآمدات میں اضافہ ہو گیا

دواسازی صنعت کی برآمدات 34.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 458 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کا اہم سبب مقدار کا مضبوط اثر تھا۔ مذکورہ نمو سے مارکیٹ تک زائد رسائی کی کوشش اجاگر ہوتی ہے، جسے افریقہ سے روابط بڑھانے کی پالیسی سے سہولت ملی ہے، اور یہ کانگو، گھانا، ڈجبوتی اور سوڈان جیسے نئے مقامات میں داخلے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔[33] مالی سال 25ء میں افغانستان، کیمرون، تھائی لینڈ، فلپائن، ازبکستان اور ترکمانستان جیسی مستحکم منڈیوں کو برآمدات میں بھی اضافہ ہوا۔

پالیسی اصلاحات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ فعال دواسازی اجزا کو فروغ دینے کی پالیسی برائے 2022ء سے پیداواری گنجائش میں توسیع کا موقع ملا۔[34] اسی طرح،

[31] براؤن فیلڈ ریفائنریز کو اپ گریڈ کرنے کے معاہدوں پر دستخط ستمبر 2025ء تک ملتوی کر دیے گئے کیونکہ ریفائنریز کا پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کی چھوٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ ابھی تک فنانس بل بجٹ میں حل نہیں ہوا ہے۔

[32] ورلڈ بینک کے مطابق مالی سال 25ء میں کوئلے کی عالمی قیمتوں میں اوسطاً 8 فیصد کی واقع ہوئی۔

[33] یہ ممالک برآمدات کا اچھا موقع فراہم کرتے ہیں، کیونکہ ان کی ریگولیٹری ضروریات نسبتاً کم سخت ہیں۔

[34] یہ پالیسی اے پی آئیز کی مقامی پیداوار کو ترغیب دے کر ملکی فارماصنعت کی نمو بڑھا کر ہندوستان اور چین سے درآمدات پر انحصار کم کرنا چاہتی ہے۔

بنیادی فعال دواسازی کے اجزا کی درآمد پر صفر ڈیوٹی اور غیر لازمی ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن نے قیمتوں میں مسابقت کو فروغ دیا، پیداوار کی ترغیب دی اور بیرونی منڈیوں تک رسائی میں معاونت کی۔ پاکستان نے حال ہی میں ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان کے تحت نئی ادویات کی برآمدات کو فروغ دینے کی کونسل قائم کی ہے، جس کا مقصد اس صنعت کی برآمدات میں مزید توسیع کرنا ہے۔[35][36][37]

انجینئرنگ کے سامان کی برآمدات بھی 16.6 فیصد مضبوط نمو کے ساتھ 409 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کا اہم سبب برقی سازوسامان بشمول چھوٹے ٹرانسفارمر یونٹ اور بیٹریاں، اور دیگر صنعتی سامان شامل تھا۔ ان برآمدات کا بڑا حصہ افغانستان بھیجا گیا، اور جس کا سبب تنازعہ کے خاتمے کے بعد تعمیر نو اور توانائی کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کی کوششیں ہیں۔

شکل 5.20: کارکنوں کی ترسیلات زر میں نمو

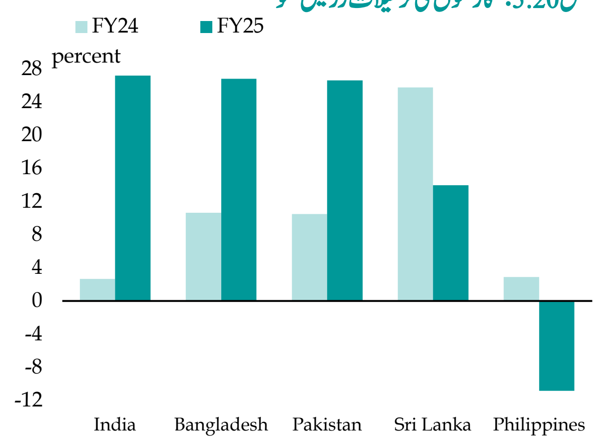

Sources: SBP and Haver

شکل 5.21: بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد

Source: BE&OE

پلاسٹک کے مواد کی برآمدات 17.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 469 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کا اہم محرک ای کامرس میں مسلسل توسیع کے باعث ہلکے اور پائیدار پیکیجنگ سولوشنز کی بڑھتی ہوئی عالمی طلب ہے۔ تاہم پاکستان کی پلاسٹک برآمدات کے اجزائے ترکیبی کا جھکاؤ کم قدرِ اضافی کی حامل مصنوعات کی طرف رہا۔[38]

چرم سازوں کی برآمدات 4.9 فیصد اضافے کے ساتھ 573 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جس میں اہم کردار چمڑے کے دستانوں کی برآمدات میں قیمتوں کے فوائد نے ادا کیا؛ خصوصاً 'فیشن' اور 'صنعتی دستانوں' نے جو مالی سال 25ء میں قدر میں اضافے کے لحاظ سے پرکشش ثابت ہوئے۔ اکائی مالیتوں میں اضافے سے بین الاقوامی منڈیوں[39] میں مضبوط قیمتوں کے ساتھ پاکستان میں چمڑے کی برآمدی حکمت عملی (2023ء تا 2027ء) میں توثیق شدہ بین الاقوامی معیار اور پیداواری مراحل کی نشاندہی (traceability) کے معیارات کی اسٹریٹجک تکمیل ہے۔ خام مال کی

[35] ماخذ: بی او آئی۔ https://invest.gov.pk/node/1619

[36] موجودہ یونٹس اپنی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کر رہے ہیں جبکہ آٹھ نئے اے پی آئی یونٹس قیام کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ماخذ: خان، ایم اے اور رؤف، اے (2024ء)۔ ایل ایم آئی سیز میں مقامی پیداوار اور فعال دواسازی کے اجزاء (اے پی آئی) کی صنعت کو فروغ دینا: ادویات تک رسائی اور پالیسی پر اثر، جرنل آف فارماسیوٹیکل پالیسی اینڈ پریکٹس 2024ء، والیوم۔ 17، نمبر 1، 2323683۔

[37] ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان؛ https://www.app.com.pk/business/commerce-minister-vows-full-support-for-pharma-sector-announces-establishment-of-/export-council

[38] ان میں پلاسٹک جیسے جنرل پرپز پولیسٹیرین، قابل توسیع پولی سٹائرین، اور پولی پروپلین شامل ہیں۔ یہ بھاری مقدار، کم لاگت والے تھرموپلاسٹک ہیں، جنہیں ان کی خصوصی مادی خصوصیات کے بجائے سستا ہونے اور وسیع اطلاق کے لیے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

[39] پی اے سی آر اے (2025ء): چمڑے کی شعبہ جاتی اسٹڈی۔

مستحکم اور بلند معیار میں فراہمی کے باعث پاکستان کی جرمنی، اسپین، امریکہ اور برطانیہ جیسی ترقی یافتہ منڈیوں میں مزید توسیع بھی ہوئی۔[40]

درآمدات

مالی سال 25ء کے دوران درآمدات میں 9.3 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 24ء میں 1.0 فیصد کمی ہوئی تھی (**جدول 5.5**)۔ یہ بحالی وسیع البنیاد تھی، جس میں تمام گروپس، توانائی کے علاوہ، نے درآمدات میں بیشتر مقدار پر مبنی اضافہ درج کیا (**شکل 5.14**)۔ توانائی کی برآمدات میں کمی، کم قیمتوں کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ ایل این جی کا درآمدی حجم بھی کم ہو گیا۔ عالمی اجناس کی قیمتوں میں اعتدال کے باوجود غیر توانائی اجزا کا بلند درآمدی حجم، خصوصاً خام مال، مشینری اور دھاتوں، کے بلند درآمدی حجم سے صنعتی سرگرمی کی بحالی اور برآمدات سے منسلک مضبوط طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

توانائی کی برآمدات کم رہیں

مالی سال 25ء میں پاکستان کے توانائی کے درآمدی بل میں 5.8 فیصد کمی درج کی گئی۔ اس کمی کا اہم محرک عالمی تیل کی کم قیمتیں ہیں، جس نے خام تیل، ایل پی جی اور پٹرولیم مصنوعات کے حجم میں اضافے کا اثر زائل کر دیا۔[41] مزید برآں، بجلی کے شعبے اور صنعت کی جانب سے طلب میں کمی کے باعث مالی سال 25ء کے دوران ایل این جی کے درآمدی حجم میں بھی کمی واقع ہوئی۔ توانائی کی درآمدات میں ایل پی جی (لکویفائیڈ پٹرولیم گیس) میں قابل ذکر اضافہ ہوا، جو 33.6 فیصد نمو کے ساتھ 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، کیونکہ صارفین ملکی قدرتی گیس کی کم ہوتی پیداوار کے حالات میں متبادل ایندھن پر منتقل ہو گئے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 25ء میں ایل این جی درآمدات میں کمی سے قطع نظر حالیہ برسوں کے دوران پٹرولیم کی درآمدی مقدار میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ مربوط توانائی منصوبہ بندی فریم ورک (2021ء تا 2030ء) میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ 2030ء تک پاکستان کی توانائی کی طلب میں تقریباً دگنا اضافہ ہو جائے گا، جس سے درآمدات پر انحصار میں مزید بڑھے گا۔[42] توانائی کی درآمدات پر بڑھتے ہوئے انحصار کو دیگر علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی جی ڈی پی میں توانائی کی خاصی بلند شدت سے تقویت ملی ہے، جو توانائی کے استعمال میں مخفی نقائص کو ظاہر کرتی ہے۔[43]

یہ صورت حال توانائی کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے مقابلے میں بیرونی کھاتے کی حساسیت میں اضافہ کر سکتی ہے۔ لہٰذا، پاکستان کو ساختی اصلاحات کے ذریعے فارورڈ روابط والے شعبوں، خصوصاً پیٹروکیمیکل خام مال، میں بتدریج ملکی پیداواری گنجائش میں ساختی اصلاحات کر کے اپنی توانائی کے بل کو اسٹریٹجک لحاظ سے دوبارہ مربوط بنانا چاہیے (**باکس 5.3**)۔

غذائی درآمدات میں اضافہ

غذائی گروپ کی بلند درآمدات سویابین، پام آئل، دالوں اور خشک میوہ جات میں اضافے پر مشتمل تھی۔ خاص طور پر جی ایم سویابین کی درآمدات پر پابندی ہٹانے کے بعد سویابین کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا، جس کا سبب پولٹری صنعت میں توسیع کے سبب فیڈ کی بڑھتی ہوئی طلب تھی۔

مالی سال 25ء میں پام آئل کی برآمدات میں بھی بلند حجم اور قیمتوں کے باعث اضافہ ہو گیا۔ قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ انڈونیشیا اور ملائشیا میں پیداواری مشکلات تھیں، جبکہ دواسازی، صابن، کوکنگ آئل اور دیگر پروسیس شدہ غذائی (کنفیکشنری) صنعتوں نے بلند مقدار میں کردار ادا کیا (**باب 2**)۔

---

[40] یہ مارکیٹیں مجموعی طور پر پاکستان کی چمڑے کی کل برآمدات کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ رکھتی ہیں۔

[41] عالمی بینک کے مطابق عالمی خام تیل (برینٹ) مالی سال 24ء کے 85 ڈالر فی بی بی ایل سے کم ہو مالی سال 25ء میں 85 ڈالر فی بی بی ایل تک گر گیا۔

[42] آئی ای پی رپورٹ (2021ء) پاکستان کی توانائی کی طلب کی پیش گوئی 2021ء تا 2030ء، پائیدار ترقی کے لیے مربوط توانائی کی منصوبہ بندی۔ وزارت منصوبہ بندی کمیشن۔

[43] پاکستان کی توانائی کی شدت، جی ڈی پی کا ایک امریکی ڈالر پیدا کرنے کے لیے درکار توانائی 4.2 میگاجولز فی امریکی ڈالر تھی۔ اس کے مقابلے میں بنگلہ دیش میں 1.9 میگاجولز فی امریکی ڈالر، اور سری لنکا میں صرف 1.7 میگاجولز فی امریکی ڈالر تھی۔ ماخذ: عالمی بینک۔ پاکستانی توانائی کی کارکردگی: صنعتی توانائی کی کارکردگی اور ڈی کاربونائزیشن (ای ای اور ڈی) واشنگٹن، ڈی سی: ورلڈ بینک گروپ۔

مالی سال 25ء میں دالوں کا درآمدی بل بڑھ کر ایک ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جس سے ملکی پیداوار میں مسلسل کمی کے باعث مضبوط طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ مسالوں کی درآمدات بھی 16.1 فیصد اضافے کے ساتھ 228 ملین ڈالر ہو گئیں، جو عالمی ذائقوں کے لیے صارفین کی بدلتی ہوئی طلب اور مسالوں کی بلند ملکی طلب کی عکاسی کرتا ہے۔[44]

خام کپاس کی درآمدات تیزی سے بڑھ گئیں، یہ کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی کو ظاہر کرتی ہیں

کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی اور قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل برآمدات کی بحالی کے نتیجے میں ملکی درآمدات میں اضافہ ہو گیا۔ ملکی دستیابی اور برآمدی وعدوں نے فرموں کو درآمدی کپاس پر انحصار کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ صورت حال کپاس کی ملکی فروخت پر جی ایس ٹی کے نفاذ سے پیدا ہونے والی مشکلات کے باعث مزید خراب ہو گئی، کیونکہ اس سے دھاگے کی ملکی قیمتیں بڑھ گئیں اور دھاگے کی بلند درآمدات پر منتج

جدول 5.6: خدمات کی تجارت

ملین ڈالر، نمو فیصد میں

	م س24ء	م س25ء	تبدیلی: مطلق	تبدیلی: فیصد
خدمات میں تجارت کا توازن	**-3,111.6**	**-2,623.0**	**489.0**	**-15.7**
برآمدات	**7,687.3**	**8,383.7**	**697.0**	**9.1**
ٹرانسپورٹ	767.0	969.0	202.0	26.3
سمندری مال برداری	109.7	146.0	36.3	33.1
فضائی مسافر	445.2	410.0	-35.2	-7.9
سفر	758.0	720.0	-38.0	-5.0
تعلیم اور متعلقہ اخراجات	21.3	18.9	-2.4	-11.3
دیگر (ذاتی)	708.7	677.5	-31.2	-4.4
آئی سی ٹی خدمات*: جس میں	3,223.2	3,811.7	588.4	18.3
ٹیلی مواصلات کی خدمات	563.0	553.4	-9.6	-1.7
کمپیوٹر خدمات ، جس میں	2650.9	3237.4	586.5	22.1
سافٹ ویئر مشاورتی خدمات	870.6	1,107.6	237.0	27.2
فری لانس کمپیوٹر اور معلوماتی خدمات	408.9	779.2	370.3	90.6
درآمدات	**10,798.9**	**11,006.7**	**207.8**	**1.9**
ٹرانسپورٹ	4,676.1	4,635.7	-40.4	-0.9
سمندری مال برداری	2,850.3	2,422.4	-427.9	-15.0
فضائی مسافر	1,295.1	1,445.3	150.2	11.6
سفر	2,266.9	2,405.7	138.8	6.1
تعلیم سے متعلق اخراجات	519.6	622.6	103.0	19.8
دیگر (ذاتی)	1,720.9	1,757.3	36.4	2.1

نوٹ: ڈیٹا بی پی ایم 6 (ای بی او پی ایس-2010ء) کے مطابق ہے، درجہ بندی ایم ایس آئی ٹی ایس 2010ء کی درجہ بندی سے ہم آہنگ ہے۔

* ٹیلی مواصلات، کمپیوٹر، اور اطلاعاتی خدمات

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[44] Statista ویب سائٹ؛ https://www.statista.com/outlook/cmo/food/sauces-spices/pakistan

ہوئیں۔ مزید برآں، حالیہ برسوں کے دوران بجلی کی بلند قیمتوں کے باعث اسپننگ اور ویونگ کی فیکٹریوں کی بندش کی وجہ سے پروسیسنگ کی ملکی صنعت ختم ہو چکی ہے، جس نے دھاگے کی بلند درآمدات پر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔

شکل 5.22: مالی کھاتہ

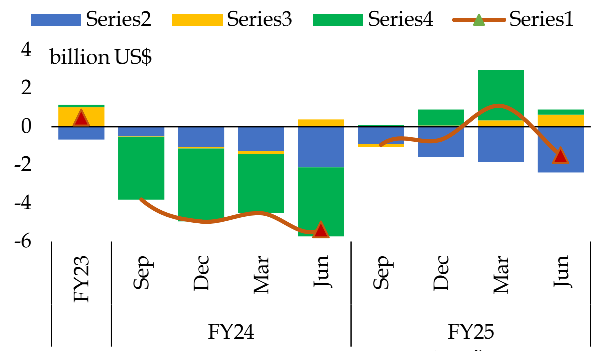

Note: as per BPM6, negative sign means net FX inflow into Pakistan and vice versa
Source: SBP

سست رفتاری کے باوجود مشینری کی درآمدات میں اضافہ جاری رہا

مالی سال 25ء میں ٹیلی کام کے علاوہ مشینری کی درآمدات میں اضافہ دیکھا گیا۔ مشینری کی درآمدات میں مضبوط اضافے سے ٹیکسٹائل، زرعی مشینیت[45] اور سبز توانائی خصوصاً بیٹری چارجرز اور اسٹیٹک کنورٹرز کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ٹیلی کام مشینری کی درآمدات میں کمی بڑھتی ہوئی مقامی اسمبلنگ کے حالات میں سیل فونز کی کم درآمدات کی وضاحت کرتی ہے۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات بڑھ گئیں

ٹرانسپورٹ کے شعبے کی درآمدات میں اضافے کا بنیادی سبب نیم ساختہ / الگ الگ پرزوں کی شکل میں کٹس تھیں، کیونکہ گاڑیوں کی پیداوار اور برقی گاڑیوں کی مقامی اسمبلنگ میں وسیع البنیاد بحالی ہوئی۔ گاڑیوں کے قرضوں نے بھی اس بحالی میں معاونت کی اور تقریباً تمام زمروں کی گاڑیوں کی بلند فروخت میں اپنا حصہ ڈالا۔

خدمات کی تجارت

مالی سال 25ء میں خدمات کی تجارت کا خسارہ کم ہو کر 2.6 ارب ڈالر رہ گیا، جو گذشتہ برس 3.1 ارب ڈالر تھا (**شکل 5.15**)۔ اس بہتری کا اہم سبب خدمات کی برآمدات میں خاصی نمو تھی، خاص طور پر انفارمیشن اور کمیونی کیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) خدمات کی برآمدات۔ مزید برآں، ٹرانسپورٹ کی خدمات کے کم خسارے نے بھی خدمات کے خسارے کو کم کرنے میں مدد کی (**جدول 5.6**)۔

مالی سال 25ء کے دوران آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں اضافہ جاری رہا (**شکل 5.16**) اور 18.3 فیصد نمو کے ساتھ 3.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ بنیادی حصہ داروں میں سافٹ ویئر مشاورت اور کمپیوٹر اور اطلاعاتی خدمات شامل ہیں۔[46] آئی سی ٹی کی برآمدات میں اضافے کو حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کیے گئے اقدامات[47] سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ حکومت نے جون 2025ء تک آئی ٹی برآمدات پر انکم ٹیکس سے استثنٰی، آئی ٹی کمپنیوں کی 100 فیصد بیرونی ملکیت کی اجازت اور منافع کی 100 فیصد بیرون ملک منتقلی کی صورت میں ترغیبات کے ساتھ نئی آئی ٹی فرموں کو تین سال کے لیے ٹیکسوں سے استثنٰی بھی دیا گیا۔[48]

مزید برآں، حکومت نے آئی ٹی کی صنعت اور فری لانسرز کی معاونت کے لیے پاکستان سافٹ ویئر بورڈ (پی ایس بی) کے تحت آئی ٹی پارکس اور ای روزگار مراکز قائم کیے ہیں۔ 2018ء میں متعارف کرائے گئے وزارت آئی ٹی اور ٹیلی کام کے DigiSkills منصوبے کے تحت 300,000 سے زائد طلبہ کو فری لانسنگ، ای کامرس، تخلیقی تحریر، ویب ڈویلپمنٹ، اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کی آن لائن تربیت فراہم کی جا چکی ہے۔ مذکورہ اقدامات کے نتیجے میں مہارت یافتہ آئی ٹی اور ڈیجیٹل کارکنوں کے پول میں توسیع ہوئی ہے، جس نے پاکستان کی آئی سی ٹی اور متعلقہ خدمات کی برآمدات کی صلاحیت کو بڑھایا ہے۔

---

[45] پرائم منسٹر یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون سکیم کے تحت زرعی شعبے میں مشینیت کو فروغ دینے کے لیے آسان شرائط پر قرضے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ ان کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے لیے کمبائن ہارویسٹر پر تمام ڈیوٹیز اور ٹیکسوں سے استثنٰی دیا گیا ہے۔ رائس پلانٹرز اور ڈرائرز کو بھی ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں سے استثنٰی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ ماخذ: پاکستان کا اقتصادی سروے برائے مالی سال 25ء۔

[46] عالمی منڈی میں پاکستان کے آن لائن ورکرز کا حصہ 2024ء میں بڑھ کر 15.3 فیصد ہو گیا، جو 2023ء میں 13 فیصد تھا، آن لائن لیبر انڈیکس: http://onlinelabourobservatory.org/oli-supply/

[47] قومی معاشی تبدیلی کا منصوبہ (2024ء تا 2029ء) کے تحت اڑان پاکستان منصوبہ۔

[48] Invest.gov.pk/node1548 اور انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے دوسرے شیڈول کے سیکشن 133 اور 143۔

مزید برآں، ملک میں انٹرنیٹ خدمات تک رسائی بڑھنے سے کم استعمال ہونے والی افرادی قوت کو ڈیجیٹل پلیٹ فارموں پر لانے میں مدد ملی ہے، خصوصاً، ٹیکنالوجی کے ماہر تعلیم یافتہ نوجوانوں بشمول خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو آن لائن افرادی قوت کی مارکیٹ میں لانے میں سہولت ملی۔[49] اس صورت حال کے باعث 2024ء میں عالمی سائبر سیکورٹی اشاریے میں پاکستان کی سائبر سیکورٹی کی درجہ بندی سطح اول میں کی گئی ہے، جس میں ملک کو امریکہ، برطانیہ اور جاپان جیسے ترقی یافتہ ممالک کے مساوی رول ماڈل اسکور دیا گیا ہے۔ اس پیش رفت نے آن لائن آجرین کے بھروسے اور اعتماد کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں کے اعتماد میں بھی اضافہ کیا ہے۔[50]

شکل 5.23 : پاکستان میں خالص ایف ڈی آئی: بلحاظ ملک و شعبہ

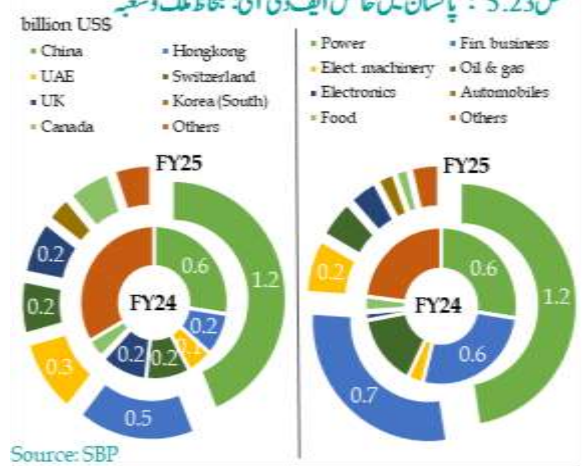

پاکستان کی آئی ٹی کمپنیاں بھی فعال انداز میں خلیج تعاون کونسل ممالک کے صارفین کو خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ خلیجی ممالک خصوصاً مالیات، صحت اور تعلیم جیسے شعبوں کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں بہتری لا رہے ہیں، جس سے پاکستان کی سافٹ ویئر اور مشاورتی خدمات کی اضافی طلب پیدا ہو گئی ہے۔[51]

اسٹیٹ بینک نے بھی آئی ٹی برآمد کنندگان کے انفکاک (retention) کی حد کو 35 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کر کے اس توسیع میں معاونت کی ہے۔[52] مزید برآں، Payoneer جیسے ادائیگی کے عالمی گیٹ ویز کے ملکی مالی اداروں کے ساتھ منسلک ہونے سے فری لانسرز کے لیے باضابطہ ذرائع سے اپنی ادائیگیوں کو پروسیس کرنا آسان ہو گیا ہے۔ یہ پیش رفتیں ملک میں آئی ٹی آجریت کے ماحول کو پروان چڑھا رہی ہیں، جس کی عکاسی سیکیورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کے پاس مالی سال 25ء کے دوران 5,481 نئی آئی ٹی کمپنیوں کی رجسٹریشن سے ہوتی ہے، جس سے اس شعبے کی برآمدی صلاحیت میں مزید بہتری آئی ہے۔[53]

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 25ء میں آئی سی ٹی خدمات کی برآمدی مالیت چاول اور بستر کی چادروں جیسے روایتی شعبوں سے تجاوز کر کے تیار ملبوسات کے قریب پہنچ چکی ہے، جس کی تاریخی لحاظ سے پاکستان کی برآمدات میں بالادستی قائم رہی ہے (**شکل 5.17 الف**)۔ یہ صورت حال جاذبِ معلومات خدمات کی برآمدی حکمت عملی کو دوبارہ تشکیل دینے کا منفرد موقع فراہم کرتی ہے۔ انٹرنیٹ کا بار بار منقطع ہونا، قدرے مہنگی براڈ بینڈ اور ڈیجیٹل ڈومین میں برآمدات پر مبنی نمو کا تسلسل جاری رکھنے کے لیے عالمی ادائیگیوں کے گیٹ ویز سے کمزور روابط جیسی رکاوٹوں کو دور کرنا ضروری ہے (**شکل 5.17 ب**)۔

آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے کے علاوہ خدمات کھاتے کے سب سے بڑے جز ٹرانسپورٹ خدمات کا خسارہ مالی سال 25ء میں کم ہو کر 3.7 ارب ڈالر رہ گیا، جو

---

[49] پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ 2024ء۔

[50] https://www.pta.gov.pk/category/pakistan-ranks-among-top-countries-in-global-cybersecurity-index-2024,-marking-significant-progress-1485299784-2024-09-23

[51] اس کو سعودی ویژن 2030ء (https://www.vision2030.gov.sa/en/overview) کی حمایت حاصل ہے، جو تکنیکی حل اور خدمات کے لیے مملکت کی بڑھتی ہوئی طلب کو نمایاں کرتا ہے۔ اسی طرح کے ترقیاتی منصوبے متحدہ عرب امارات، قطر، مصر اور کویت کے لیے بھی موجود ہیں۔

[52] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17 برائے 2023ء۔

[53] سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کی پریس ریلیز۔

گذشتہ برس 3.9 ارب ڈالر تھا۔ یہ بہتری عالمی جہاز رانی کے چارجز میں کمی کے رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔[54]

تاہم، سفری کی خدمات میں مالی سال 24ء کے مقابلے میں مالی سال 25ء کے دوران بھاری خسارہ ہوا، جس کی وجہ تعلیم اور سیاحت سے متعلق سفری خدمات میں اضافہ ہے۔ دوسری جانب، سفری خدمات کی برآمدات، خصوصاً مذہبی سیاحت میں علاقائی کشیدگی کے باعث کمی آگئی۔

بنیادی آمدنی کھاتہ

مالی سال 25ء کے دوران بنیادی آمدنی کھاتے کا خسارہ معمولی کمی کے ساتھ 8.9 ارب ڈالر رہا، جبکہ گذشتہ برس یہ 9.0 ارب ڈالر کی سطح پر تھا۔ یہ معمولی بہتری عالمی مالی حالات میں بہتری[55] کے باعث بیرونی قرض پر سودی ادائیگیوں میں کمی کے سبب ہوئی، جبکہ منافع اور منافع منقسمہ کی بیرونِ ملک منتقلی گذشتہ برس کی سطح پر رہی (**شکل 5.18**)۔ مالی کاروباری اداروں خاص طور پر بیرونی بینکوں کی نفع یابی میں اضافے کے باوجود منافع اور منافع منقسمہ کی بیرون ملک منتقلی میں استحکام دیکھا گیا۔ چار شعبوں کی ادائیگیوں نے اہم کردار ادا کیا، جس میں بجلی، غذا، تیل اور گیس کی دریافت اور تمباکو اور سگریٹ شامل ہیں۔[56]

ثانوی آمدنی کھاتہ

مالی سال 25ء کے دوران ثانوی آمدنی کے کھاتے میں فاضل رہا، جس سے نہ صرف تجارتی اور بنیادی آمدنی کے خساروں کو فنانس کرنے بلکہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں بھی سہولت ملی۔ ثانوی آمدنی کے فاضل میں تقریباً تمام بہتری کارکنوں کی ترسیلات زر کی بدولت ہوئی، جو مالی سال 25ء میں 26.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 38.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 30.3 ارب ڈالر کی سطح پر تھیں (**شکل 5.19**)۔

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں یہ خاصی نمو ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں بھی زیادہ رہی (**شکل 5.20**)، جسے عالمی اور ملکی عوامل دونوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ میزبان ممالک خصوصاً خلیج کے خطے[57] میں انفرااسٹرکچر کے نئے منصوبوں کی بنیاد پر مضبوط معاشی بحالی کے نتیجے میں افرادی قوت کی طلب میں مسلسل اضافہ ہوا ہے، جس کی نشاندہی بیرونِ ملک جانے والے پناہ گزینوں کی تعداد سے ہوتی ہے (**شکل 5.21**)۔

شکل 5.24: پاکستان میں خالص جزدانی سرمایہ کاری

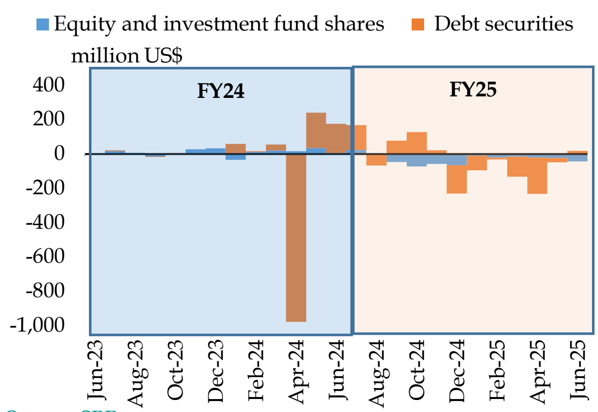

Source: SBP

پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے تحت حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ترغیبات کی فراہمی سے ٹرانزیکشن کی لاگتوں کو کم کرنے کے ساتھ مستحکم شرحِ مبادلہ کے باعث ترسیلاتِ زر کی باضابطہ ذرائع سے آمد کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ ان ترغیبات میں ملکی ترسیلاتِ زر کی اہل ٹرانزیکشنوں پر ٹی ٹی چارجز کی واپسی شامل تھی، جسے 100 ڈالر یا اس سے زائد کی ٹرانزیکشنوں کے لیے بڑھا کر 20 سعودی ریال کر دیا

[54] 40 فٹ کنٹینر انڈیکس جولائی 2024ء کے 5800 سے کم ہو کر جون 2025ء میں 3248 ہو گیا۔ بالٹک ڈرائی انڈیکس میں جون 2025ء تک جولائی 2024ء کی سطح کے مقابلے میں 38 فیصد کمی ہوئی، تاہم، مالی سال 25 کے دوران اوسطاً انڈیکس میں 41 فیصد اضافہ ہوا: ماخذ بلومبرگ۔

[55] مالی سال 25ء میں 90 روزہ محفوظ شبینہ فنانسنگ کی شرح 50 بی پی ایس کی کے بعد 4.8 فیصد پر آگئی
https://fred.stlouisfed.org/series/SOFR90DAYAVG

[56] غیر ملکی بینکوں کے منافع میں تقریباً 2 ارب روپے کی آئی ہے، جس کی بنیادی وجہ مالی سال 24ء کے مقابلے مالی سال 25ء کے دوران شرح سود کا اوسطاً 7.5 فیصد کم ہونا ہے۔

[57] 2025ء میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی معیشتوں میں بالترتیب 3.7 اور 3.9 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: آئی ایم ایف / ہیور۔

گیا۔[58] اسی طرح، مالی اداروں کو پانچ فیصد، پانچ تا دس فیصد اور دس فیصد سے زائد کی اضافی ملکی ترسیلات پر نقد فائدے کی شرح کو ہر سلیب کے لیے بڑھا کر بالترتیب ایک روپیہ، دو روپیہ اور تین روپیہ فی امریکی ڈالر کر دیا گیا۔[59]

مزید بر آں، مالی سال 24ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کرائے گئے اقدامات کے اثرات مالی سال 25ء میں مکمل طور پر ظاہر ہوئے۔ زمرہ ب کی کچھ ایکس چینج کمپنیوں کی بندش سے بھی کرب مارکیٹ پریمیم[60] پر اضافی دباؤ کے خاتمے میں مدد ملی۔ مزید بر آں، زرمبادلہ کے کاروبار میں فعال انداز میں سرگرم بیشتر بڑے اور درمیانے حجم والے بینکوں نے مارکیٹ حاصل کرنے کے لیے اپنی ذیلی مبادلہ کمپنیاں قائم کی ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ بینکوں نے اپنے صارفین کی بنیاد میں توسیع کے لیے ترسیلاتِ زر کے کھاتوں / رقوم کی آمد و رفت سے منسلک مراعات متعارف کرائیں۔[61]

5.4 مالی کھاتہ

مالی سال 25ء کے دوران مالی کھاتے میں 1.5 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد دیکھی گئی، جو مالی سال 24ء میں موصول شدہ 5.4 ارب ڈالر کے مقابلے میں خاصی کم ہیں۔ مزید بر آں، قرضوں کی بیشتر تقسیم اگرچہ گذشتہ برس کے مقابلے میں بلند تھی، تاہم یہ مالی سال 25ء کے آخر میں موصول ہوئیں۔ مجموعی بیرونی نجی سرمایہ کاری بھی گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہی۔ اس لیے، قرضوں کی نظام الاوقات کے مطابق واپسی کے باعث مالی کھاتہ سال کے بڑے حصے میں دباؤ میں رہا (**شکل 5.22**)۔

پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

پاکستان میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) گذشتہ برس کی سطح سے تقریباً 100 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ مالی سال 25ء میں بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ جن میں غذا، نقل و حمل، ایرو اسپیس، میڈیا اور ای کامرس کے شعبوں میں انضمام اور تحویل کی مجموعی طور پر 69 ٹرانزیکشنوں سے صرف 50 ملین ڈالر حاصل ہو سکے۔[62] اس سے پاکستان میں متنوع گرین فیلڈ سرمایہ کاری کے فقدان کی عکاسی ہوتی ہے، جسے برآمدات، پیداواریت اور عالمی رسدی زنجیروں کے ساتھ ارتباط کو بنیادی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

شکل 5.25: آرڈی اے کے تحت خالص بیرونی منتقلی کے واجبات

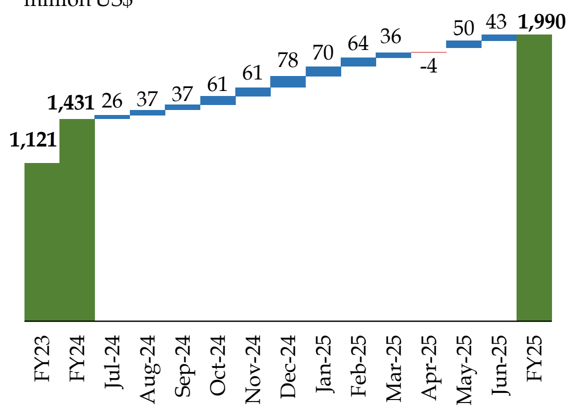

Source: SBP

غیر تفصیلی ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً 70 فیصد ایف ڈی آئی چین اور ہانگ کانگ سے موصول ہوئی، جس میں بڑا حصہ بجلی کے شعبے (آبی اور کوئلے) اور مالی کاروبار (بشمول بینک، مائیکروفنانس اور سرمایہ کاری بینکوں) کا تھا (**شکل 5.23**)۔ مالی کاروبار نے متعدد دیگر ممالک کی سرمایہ کاری کو متوجہ کیا، جن میں خلیجی ممالک، ملائشیا، سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ شامل ہیں۔

گاڑیوں کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری مختلف شعبوں میں تقسیم لیکن ہدف کے مطابق تھی، جس سے سرمایہ کاروں کی پوری صنعت میں دلچسپی کے بجائے اس کے کچھ مخصوص حصوں میں دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً، جاپان نے اپنے ذیلی ادارے کی

[58] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2024ء۔

[59] پہلے، یہ ہر سلیب کے لیے بالترتیب 0.5 روپے، 0.75 روپے اور 1 روپے فی امریکی ڈالر تھا۔

[60] 13 فروری 2024ء کو ایکسچینج کمپنیوں کی اجازت کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز۔

[61] مثال کے طور پر، بڑے سائز کے بینکوں میں سے ایک نے مفت لائف اور ہیلتھ انشورنس کی پیشکش کی ہے، اور اس کے ترسیلات زر اکاؤنٹ سے وابستہ لیب اور ادویات پر رعایت دینے کی پیشکش کی ہے۔ ایک اور درمیانے درجے کے بینک نے مسابقتی شرح مبادلہ پر ترسیلات زر کی پروسیسنگ کو تیز کرنے کے لیے ایک جدید ترسیلاتِ زر سروس متعارف کرائی ہے۔

[62] https://cc.gov.pk/home/viewpressreleases/647۔

جانب سے گاڑیوں کی پیداوار کے لیے پرزوں اور دیگر اجزا کو توسیع دینے کے لیے سرمایہ کاری کی؛ متحدہ عرب امارات نے اپنی زرعی آلات کے مینوفیکچررز کے ذیلی ادارے کے آئی ٹی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے کے لیے سرمایہ کاری کی، جس کا مقصد ملک میں کاشت کاری کی مشینری کو اپ گریڈ کرنا ہے۔

ٹیلی کام اور آئی ٹی کی صنعت میں بھی رقوم کی خالص آمد ہوئی، کیونکہ ملک معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور ڈجیٹل کاروبار میں توسیع کے لیے سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے میں کامیاب رہا۔[63] آخر میں، برطانیہ سے بھی کم مقدار میں ایک مکمل ملکیت والی کمپنی میں رقوم کی آمد ہوئی، جس کا مقصد پیداوار کے معیار کو بڑھانا اور کوالٹی کے بین الاقوامی معیارات پر پورا اترنا تھا۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) میں مالی سال 24ء کے دوران 637 ملین ڈالر کا بلند اخراج دیکھا گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں 376 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ ایکویٹی اور قرضہ منڈیوں دونوں میں خالص رقوم کا اخراج ہوا (**شکل 5.24**)۔ ایکویٹی کے معاملے میں اہم سبب بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے منافع کمانا تھا، کیونکہ ایکویٹی مارکیٹ نئی بلندیوں پر پہنچ گئی تھی، جبکہ قرضہ منڈی سے اخراج کا سبب مالی سال 25ء کے دوران شرح سود کا تیزی سے کم ہونا تھا۔

مالی سال 25ء کے دوران پاکستان کے نشانیے، کے ایس ای 100 انڈیکس نے تقریباً 60 فیصد فوائد درج کیے گئے۔ اس بلند نمو میں متعدد عوامل نے کردار ادا کیا، جن میں مجموعی معاشی استحکام، مئی 2025ء میں آئی ایم ایف کے جائزے کی کامیاب تکمیل، بین الاقوامی ایجنسیوں[64] کی جانب سے ریٹنگ بڑھانا، جارحانہ زری پالیسی کے حالات میں رقوم کا معین آمدنی سے ایکویٹی مارکیٹ کو بہاؤ اور اسٹیٹ بینک کی کم از کم ڈپازٹ کی شرح کی پالیسی میں تبدیلی، اور ایم ایس سی آئی ایف ایم انڈیکس میں پاکستان کے وزن کا بڑھنا شامل ہیں۔[65، 66]

شکل 5.26: بیرونی اقتصادی امداد کی تقسیم

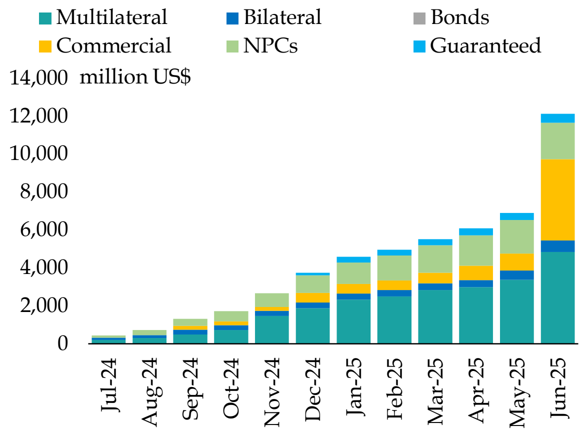

Source: EAD

مجموعی مثبت محرکات کے باوجود بیرونی سرمایہ کاروں نے خالص فروخت کی پوزیشن کو برقرار رکھا، جس کا اہم محرک مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی ابھرتی ہوئی منڈی سے فرنٹیئر مارکیٹ حیثیت میں درجہ بندی تھی۔ درجہ بندی میں تبدیلی کے ساتھ مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں علاقائی اور عالمی کشیدگیوں میں اضافہ بھی عالمی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کی ترجیحات میں تبدیلی کا سبب ہو سکتا ہے۔

مزید برآں، بیرونی سرمایہ کاروں کے منافع کمانے پر مبنی رویے نے بھی فروخت کو بڑھانے میں کردار ادا کیا، کیونکہ مالی سال 25ء میں ایکویٹی مارکیٹ نے بلند منافع دیا۔[67] یہ فروخت وسیع البنیاد تھی کیونکہ این سی سی پی ایل کے ڈیٹا کے مطابق بیرونی سرمایہ کاروں نے سیمنٹ، کھاد، تیل اور گیس کی دریافت، غذا، آئل مارکیٹنگ

[63] اس ضمن میں وزارت اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور ٹیلی مواصلات نے ڈجیٹل تعاون آرگنائزیشن کے اشتراک سے اسلام آباد میں دوروزہ ڈجیٹل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری فورم 2025ء منعقد کیا۔

[64] اپریل 2025ء میں فچ ریٹنگز نے مستحکم آؤٹ لک کے ساتھ پاکستان کی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ کو CCC+ سے بڑھا کر مستحکم منظرنامے کی حامل B- کر دیا ہے۔ اس کے بعد جولائی میں ایس اینڈ پی گلوبل نے ریٹنگ جاری کیں، جس نے درجہ بندی کو CCC+ سے بڑھا کر B- کر دیا۔ اس کے بعد اگست 2025ء میں موڈیز نے پاکستان کی درجہ بندی کو Caa2 سے Caa1 تک بڑھا دیا۔ ماخذ: فچ ریٹنگز، موڈیز، اور ایس اینڈ پی گلوبل۔

[65] بی پی آرڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء کے مطابق، کم از کم منافع کی شرح کی شرط مالیاتی اداروں، پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈپازٹس پر لاگو نہیں ہوگی۔
https://www.sbp.org.pk/bprd/2024/C5.htm

[66] ایف ایم اشاریے میں کمپنیوں کی کل تعداد 20 سے بڑھ کر 26 ہوگئی جبکہ سال کیپ انڈیکس میں یہ 56 سے بڑھ کر 67 ہوگئی۔

[67] بلومبرگ کے مطابق، پاکستان کا بینچ مارک KSE-100 انڈیکس مالی سال 25ء میں 57 فیصد کے امریکی ڈالر پر مجموعی منافع کے ساتھ بہترین کارکردگی دکھانے والوں میں 8 ویں نمبر پر رہا۔

کمپنیوں، بجلی اور بینکاری سمیت اہم شعبوں سے 300 ملین ڈالر سے زائد رقوم کا انخلا (divest) دیکھا گیا۔

قرضہ منڈی میں بھی اسی طرح کا رجحان دیکھنے میں آیا، جس میں سرمایہ کاروں نے مالی سال 25ء کے دوران تقریباً 300 ملین ڈالر نکال لیے تھے۔ اس کا بڑا حصہ مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں بڑھتی ہوئی علاقائی اور عالمی کشیدگیوں کے باعث نکالا گیا، کیونکہ حالات نے سرمایہ کاروں کے خطرے کے احساسات میں اضافہ کر دیا تھا۔ پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے حالات میں حکومتی تمسکات پر منافع میں کمی نے بھی اس میں کردار ادا کیا، کیونکہ اس سے شرح سود کے تفرق میں نمایاں کمی ہوگئی تھی۔

تاہم، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) میں سرمایہ کاری میں دلچسپی جاری رہی۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کے تقریباً 800 ملین ڈالر سے زیادہ ہے۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں مستحکم اضافے کا محرک منافع کی قدرے بلند شرح، ٹیکس ترغیبات، واپس منتقلی میں آسانی اور شریعت سے ہم آہنگ آپشنز کی فراہمی شامل ہیں۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی آمد کے سبب آخر مالی سال 25ء تک روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ میں خام رقوم کی آمد 10.5 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی، اور رواں مالی سال کے دوران اس میں 2.3 ارب ڈالر کی آمد ہوئی جو اس کی بلند ترین سطح ہے۔ اس میں سے بیرون ملک منتقلی اور مقامی استعمال 1.7 ارب ڈالر رہا، جس سے خالص رقوم کی بیرون ملک منتقلی واجبات 559 ملین ڈالر کے اضافے سے 2.0 ارب ڈالر (مجموعی روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کا 19 فیصد) تک پہنچ گئی (**شکل 5.25**)۔ خالص بیرون ملک منتقلی واجبات (این آر ایل) کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ روایتی اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس دونوں میں 1.4 ارب ڈالر کی رقم سرمایہ کاری کی صورت میں موجود ہے، جبکہ بقیہ 0.6 ارب ڈالر ایکویٹی سرمایہ کاریوں اور اکاؤنٹ بیلنسز میں موجود ہیں۔[68]

زرمبادلہ کے قرضے اور واجبات

پاکستان کو مالی سال 25ء کے دوران بیرونی معاشی امداد کی مد میں 12.1 ارب ڈالر موصول ہوئے، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 2.3 ارب ڈالر زیادہ ہیں۔[69] رقوم کی تقسیم تقریباً تمام اہم ذرائع کے بجٹ تخمینوں سے تجاوز کر گئی، جس میں کثیر فریقی، دوطرفہ، کمرشل اور این پی سی شامل ہیں۔

شکل 5.27: اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور مداخلتیں

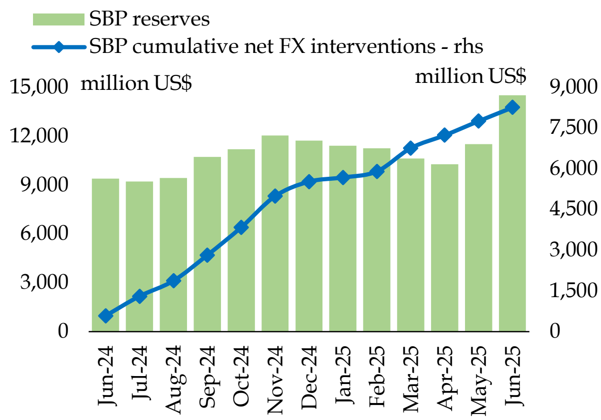

Source: SBP

کثیر فریقی ذرائع میں ایشیائی ترقیاتی بینک کی جانب سے 2.1 ارب ڈالر فراہم کیے گئے، جس میں سے 500 ملین ڈالر 'ماحولیاتی اور قدرتی آفات کے مقابلے میں لچکداری بڑھانے کے پروگرام' کے تحت پاکستان کو قدرتی آفات اور ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف اپنی لچکداری بڑھانے میں معاونت کے لیے دیے گئے؛ اور 300 ملین ڈالر ڈومیسٹک ریسورس موبلائزیشن پروگرام کے تحت ان شعبوں کو الگ الگ دیے گئے جن میں سرمایہ کاری، برآمدات، اور سرکاری مالیات، اور خواتین کی مالی شمولیت شامل ہے، جبکہ اس کے بعد خواتین کی مالی وساطت کا نمبر آتا ہے۔

بقیہ رقم ان شعبوں کو اپ گریڈ کرنے کے لیے مہیا کی گئی: (الف) بجلی کے منصوبوں کی ترسیل اور منتقلی، (ب) آبپاشی، ٹرانسپورٹ اور تعمیراتی انفراسٹرکچر، (ج) خیبر پختونخوا اور پنجاب کے شہروں میں عوام کی فلاح، (د) سندھ میں ثانوی تعلیم،

[68] اس میں سرکاری سیکیورٹیز جیسے ٹی بلز، صکوک، رئیل اسٹیٹ، میوچل فنڈز وغیرہ کی واجب الادا پوزیشن شامل ہے لیکن اس میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس شامل نہیں ہیں۔

[69] اس میں آئی ایم ایف سے وصول ہونے والے 2.1 ارب امریکی ڈالر کی وصولی شامل نہیں ہے۔ ملک نے سعودی عرب اور چین سے 9 ارب امریکی ڈالر کے میعادی ڈپازٹس کو رول اوور کیا۔

اور (ہ) غریب خواتین اور ان کے خاندانوں کی غربت ختم کرنے کے لیے سماجی تحفظ کا نظام۔

شکل 5.28: شرح مبادلہ: انٹر بینک بمقابلہ کرب مارکیٹ

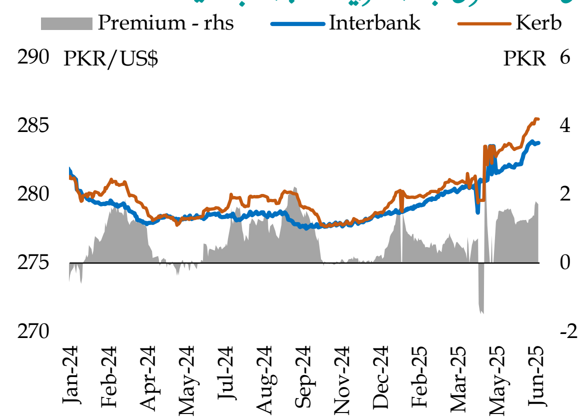

Sources: SBP

عالمی بینک کی جانب سے تقریباً 1.4 ارب ڈالر کے قرضے دیے گئے، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 400 ملین ڈالر کم ہیں۔ یہ قرضے سیلاب کے بعد تعمیر نو اور سندھ میں بیراجوں کو بہتر بنانے، پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کی ترقی، ماحولیاتی دھچکوں کو زائل کرنے کے لیے اہم اداروں کو مضبوط بنانے اور شمسی توانائی اور آبی بجلی کے منصوبوں کے لیے فراہم کیے گئے۔

اسلامی ترقیاتی بینک نے سعودی عرب کے ساتھ مل کر تیل اور ایل این جی کی درآمد کے لیے 750 ملین ڈالر سے زائد کا قلیل مدتی قرضہ دیا، تاکہ توانائی کے درآمدی بل میں اضافے کے اثرات کم کرنے میں مدد مل سکے۔ چین 583 ملین ڈالر کے ساتھ سب سے بڑا دوطرفہ قرض دہندہ رہا، اور اس قرض کا بڑا حصہ ایٹمی پاور پلانٹ کو توانائی کا آمیزہ متنوع بنانے اور فوسل ایندھنوں پر انحصار کم کرنے کے لیے تھا۔ بقیہ رقم دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ تک رسائی فراہم کرنے کے لیے ملٹی مشن سیٹلائٹ لانچ کرنے کے لیے استعمال میں لائی گئی۔

کثیر فریقی اور دوطرفہ قرضوں کے بعد بیرونی اقتصادی امداد میں دوسرا سب سے بڑا حصہ (35 فیصد) کمرشل قرضوں کا تھا (شکل 5.26)۔ مجموعی طور پر بیرونی کمرشل بینکوں سے 4.3 ارب ڈالر کا قرض لیا گیا، جس کا بڑا حصہ ری فنانسنگ اور اضافی فنڈز پر مشتمل تھا جس کی ذمہ نویسی (underwriting) ایشیائی ترقیاتی بینک کی ضمانتوں کے ذریعے کی گئی۔

آخر میں ملک کو جولائی 2024ء میں ای ایف ایف پروگرام کے تحت آئی ایم ایف کی جانب سے 2.1 ارب ڈالر موصول ہوئے اور اس کے بعد مئی 2025ء میں اس کا پہلا جائزہ مکمل کیا گیا۔ ملک نے کامیابی کے ساتھ لچکداری اور پائیداری کی سہولت (آر ایس ایف) کے نئے بندوبست کے تحت 28 مہینوں کی مدت کے لیے 1.3 ارب ڈالر کا قرض لیا، جس کا مقصد ماحولیاتی دھچکوں کے مقابلے میں پاکستان کی معاشی لچکداری کو مضبوط بنانا تھا۔

شکل 5.29: حقیقی اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ

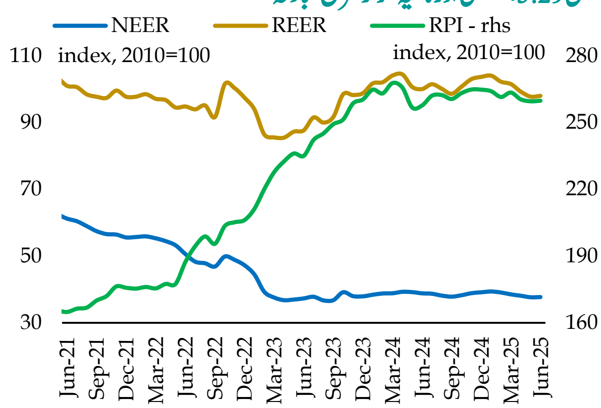

Sources: SBP

5.5 شرح مبادلہ اور ذخائر

آخر جون 2025ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو آخر جون 2024ء کے 9.4 ارب ڈالر کے مقابلے میں 5.1 ارب ڈالر زیادہ ہیں[70]۔ اسے متعدد مذکورہ عوامل خصوصاً جاری کھاتے کے توازن میں خاصی بہتری اور بلند سرکاری رقوم کی تقسیم سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ جاری کھاتے کے فاضل نے اسٹیٹ بینک کو موقع فراہم کیا کہ وہ بازار مبادلہ سے 7.7 ارب ڈالر کی خالص خریداریاں کرے (شکل 5.27)۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے آپریشنز کا بنیادی مقصد بیرونی بفر کو مضبوط بنانا اور بیرونی ادائیگیوں کے لیے ملکی گنجائش کو

[70] مالی سال 25ء کے دوران تجارتی بینکوں کے پاس موجود خالص ذخائر میں تقریباً 150 ملین امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا۔

بڑھانا تھا۔[71] اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے اپنے واجب الادا فارورڈ/تبادل کی پوزیشن میں بھی آخر جون 2024ء کی نسبت 950 ملین ڈالر کمی کی ہے، جس سے مالی سال 25ء میں ذخائر میں اضافے کے معیار میں بہتری آگئی۔

جاری کھاتے کے توازن میں بہتری اور ذخائر کی مضبوط پوزیشن سے زرمبادلہ کی مارکیٹ میں استحکام پیدا ہوا۔ جیسا کہ پہلے اجاگر کیا جاچکا ہے کہ مالی رقوم کی آمد کے بارے میں بے یقینی کے باعث مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران شرح مبادلہ میں کچھ تغیر پذیری رہی ہے۔[72] تاہم، ای ایف ایف کے تحت پہلے معاشی جائزے کی کامیاب تکمیل اور جاری کھاتے کے توازن میں پائیدار بہتری نے شرح مبادلہ کو 283.8 روپیہ فی امریکی ڈالر کے قریب مستحکم رکھا، اور مالی سال 25ء کے دوران اس میں 1.9 فیصد کی معتدل نمو ہوئی۔ سال کے دوران کرب پریمیم بھی کمزور رہا (**شکل 5.28**)۔

پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ آخر جون 2024ء کے 100.1 سے قدر میں کمی کے بعد آخر جون 2025ء میں 98.0 فیصد پر آگئی۔ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کا بڑا محرک نامیہ مؤثر شرح مبادلہ تھی، کیونکہ پاکستان کے تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملکی مہنگائی تیزی سے کم ہوئی ہے (**شکل 5.29**)۔ مالی سال 25ء میں نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں 0.8 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 9.6 فیصد تھا۔ اس طرح پاکستان کو اپنی بیرونی مسابقت کو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔

باکس 5.1: قومی ٹیرف پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء: ایک قابلِ پیش گوئی اور مسابقتی تجارتی نظام کی سمت قدم

پاکستان کی جانب سے حال ہی میں منظوری کی گئی قومی ٹیرف پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء ملک کی تجارتی پالیسی نظام کے ارتقاء میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی ٹیرف پالیسی برائے 2019ء تا 2024ء کی جگہ لینے والی قومی ٹیرف پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء میں بگاڑ کا سبب بننے والے ٹیرف میں کمی اور درآمدی ٹیرف کے خاتمے کی کوشش کی گئی ہے، جس کا مقصد برآمدات پر مبنی صنعت کاری کو فروغ دینا ہے۔ قومی ٹیرف پالیسی برائے 2019ء تا 2024ء کے تحت 2000 سے زائد ٹیرف لائنز (7,589 میں سے) پر کسٹم ڈیوٹی اور اضافی ڈیوٹیوں کو ہٹا دیا گیا، جو زیادہ تر خام مال اور اشیائے سرمایہ کے متعلق تھیں، جبکہ قومی ٹیرف پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء کا مقصد ان اصلاحات کو وسعت دے کر شفافیت اور پالیسی کے قابل پیش گوئی ہونے میں اضافہ کرنا ہے (**جدول 5.1.1**)۔

جدول 5.1.1: نیشنل ٹیرف پالیسی میں پیش رفت: 2019ء تا 2024ء

پہلو	این ٹی پی 24-2019ء	این ٹی پی 30-2025ء	پیمانہ	موجودہ 25-2024ء (فیصد)	2030ء تک ہدف
مقصد	محصولات کے لحاظ سے ارتکاز سے تجارتی پالیسی ٹول پر منتقلی	ہدف، برآمدات پر مبنی نمو	**سادہ اوسط ٹیرف**	20.2 (بشمول سی ڈی، اے سی ڈی اور آر ڈی)	9.7
اہم اصلاحات	2198 لائنز (خام/سرمایہ) پر حذف شدہ سی ڈی اور اے سی ڈی	اے سی ڈی اور آر ڈیز کا خاتمہ	**سی ڈی کی کمی**	11.9	9.7
ٹیرف کی اوسط	19-2018ء کے 10.6 فیصد سے کم ہو کر 24-2023ء میں 6.7 فیصد	ہدف 9.7 فیصد سادہ اوسط	**اے سی ٹی کا خاتمہ**	3.6	0(4 سال)
شعبہ جاتی عملیت پسندی	ٹیکسٹائلز، دواسازی، فولاد، جوتے، کاغذ	شعبہ جاتی یکجائی، اور 2026ء کے بعد گاڑیوں کے شعبے میں اصلاحات	**آر ڈی کا خاتمہ**	4.6	0(5 سال)
پالیسی کی سمت	کارکردگی کے لیے ٹیرف کو عملیت پسند بنانا	عالمی رسدی زنجیر، سبز ٹیکنالوجی اور مسابقت	**ففتھ شیڈول کی**	بلند انحصار	فرسٹ شیڈول پر منتقل

ماخذ: این ٹی سی

[71] میتھیو میلوئے (2013ء) کے مطابق ابھرتی ہوئی منڈیاں بیرونی کرنسی کے ذخائر جمع کرنے کے لیے زرمبادلہ مارکیٹ میں مداخلت کرتی ہیں، کیونکہ ان کے انکشاف کی سطح بلند اور عالمی جھٹکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

[72] یومیہ شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ/امریکی ڈالر) میں معیاری انحراف مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 0.4 فیصد سے بڑھ کر 1.5 فیصد تک پہنچ گیا۔

درآمدات پر ٹیرف (اضافی کسٹم ڈیوٹی اور ریگولیٹری ڈیوٹی) کے خاتمے سے توقع ہے کہ پاکستان کی مسابقت میں بہتری آئے گی، کیونکہ اس سے درآمدی صنعتی خام مال اور ثانوی اشیا کی لاگتیں کم ہو جائیں گی۔ تاہم، کچھ شعبے جنہیں ماضی میں ففتھ شیڈول اور ایس آر او کی بنیاد پر استثنیٰ کے تحت تحفظ حاصل تھا، جیسے گاڑیوں کی صنعت، انہیں بلند مسابقت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔[73]

ٹیرف پالیسی بورڈ کی سخت نگرانی کے ذریعے ٹیرف کی فیصلہ سازی کو ادارہ جاتی بنانا ماضی کے طریقوں سے بڑا انحراف ہے، اس لیے ایڈہاک قانونی ضوابطی آرڈرز (ایس آر اوز) پر انحصار کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ ادارہ جاتی بہتری لانے کا مقصد صوابدیدی ہدایات میں کمی اور تحفظ کو شعبہ جاتی کارکردگی اور عالمی رسدی زنجیر میں شرکت سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ نشانیہ سازی اور عالمی ہم آہنگی کے لحاظ سے پاکستان میں حالیہ اوسط ٹیرف کا بوجھ (بشمول کسٹم ڈیوٹی، اے سی ڈی اور آر ڈیز) 20 فیصد سے زائد ہے جو جنوبی ایشیا میں بلند ترین سطح پر ہے۔

پالیسی میں مجوزہ اقدامات کے معاشی اثرات کی تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ خصوصاً، کم لاگتوں کے باعث برآمدات میں 10 تا 14 فیصد اضافہ اور عالمی رسدی زنجیر کے ساتھ ربط میں مزید بہتری کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ درآمدات میں 5 تا 6 فیصد کا معتدل اضافہ متوقع ہے۔ لہٰذا، برآمدات میں مضبوط نمو سے تجارتی خسارے میں کمی کا امکان ہے۔ صنعتی توسیع کے ذریعے روزگار میں اضافے کی توقع ہے اور پالیسی سے مہنگائی میں کمی آئے گی، اور خصوصاً درآمدی غذائی اجزا کی صارفی قیمتوں میں کمی متوقع ہے۔ مالیاتی تناظر میں تقریباً 500 ارب روپے کے محصولاتی نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ تاہم، جی ڈی اے پی کے تخمینوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ جی ڈی پی میں بلند نمو کی بنیاد پر وسط تا طویل مدت میں اس نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے۔

پاکستان کی جانب سے ٹیرف کو عملیت پسند بنانے کے سلسلے میں ابتدائی کوششیں 1980ء کی دہائی، 1990ء کی دہائی کے وسط، 2000ء کی دہائی کے وسط اور 2010ء کی دہائی کے وسط میں کی گئیں، جن میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا یا انہیں ختم کر دیا گیا، کیونکہ ٹیرف میں کٹوتیاں مرحلہ وار اور مربوط ہونے کے بجائے بہت بے ترتیب تھیں۔ اس میں محصولاتی نقصان کا متبادل بندوبست موجود نہیں تھا، اور ٹیرف میں بڑے فرق نے اسمگلنگ اور ناجائز فوائد سمیٹنے کی ترغیب دی۔ ترغیبات مزید کمزور ہوئیں کیونکہ ان میں کسٹم کی جدت طرازی اور نقل و حمل کی سہولتوں کے اپ گریڈ جیسے اعانتی اقدامات کا فقدان تھا۔ کم برآمدات اور علاقائی تجارت سے کمزور روابط فوائد میں مزید کمی کا باعث بنے۔

ٹیرف اور سرحدی ٹیرف میں مجوزہ کمی کے علاوہ ٹیرفس کی ساخت پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیرف کے ڈھانچے کی ساخت میں تبدیلی بگاڑ اور برآمدات مخالف تعصب کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس لیے، ٹیرف کی ایسی ساخت کے انتخاب پر وسیع تر پالیسی توجہ مرتکز کرنے کی ضرورت ہے جو بگاڑ کو کم از کم سطح پر رکھے۔ تحقیق میں ان مسائل کو حل کرنے کے لیے یکساں یا کم از کم منتشر ٹیرف تجویز کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ لابنگ، اسمگلنگ اور حکومتی بگاڑ کے اثرات زائل کرتا ہے اور انتظامی سادگی بھی تخلیق کرتا ہے۔

مزید برآں، غیر ٹیرف رکاوٹوں کے مسئلے کو حل کیے بغیر ٹیرف کی اصلاحات کی اثرانگیزی میں کمی آ سکتی ہے۔ ماضی کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیاسی لحاظ سے منسلک اسٹیک ہولڈرز نے ٹیرف میں کمی میں سہولت کے لیے قومی ٹیرف رکاوٹوں اور سرحدی ٹیرف پر کامیاب لابنگ کی تھی۔ اس صورت حال نے اصلاحات کے متوقع اثرات کو محدود کر دیا ہے اور معیشت میں غیر مسابقتی طریقوں کو برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے۔ مزید برآں، تجارتی اصلاحات پائیدار معاشی کامیابی پر منتج ہوتی ہے، جب ایسی رکاوٹوں کی جگہ معیاری اور معاون ادارے موجود ہوں، جیسے کسٹم کے طریقوں اور ڈیجیٹل دستاویزیت کو بہتر بنانا۔[74]

ٹیرف کی اصلاحات کے ساتھ پوری معیشت میں اسے سہولت دینے کے اقدامات بھی کیے جانے چاہئیں۔ مثلاً، ملکی تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی اصلاحات، زیادہ لچکداری کی حامل شرح مبادلہ اور برآمدات میں سہولت کاری سے کامیاب تجارتی لبرلائزیشن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جن ممالک نے ٹیرف کے محصولات پر انحصار میں کمی کی، ان کی مالیاتی پوزیشن بہتر ہو گئی اور / ٹیکس بنیاد وسیع ہو گئی۔ مثلاً، چلی نے اپنی خود شروع کی گئی تجارتی اصلاحات کے ساتھ مالیاتی کفایت شعاری کو اختیار کیا۔ ماضی میں پاکستان کی جانب سے تجارت کی لبرلائزیشن کی کوششیں ناکام رہیں کیونکہ سرحدی ٹیرف پر مبنی محصولات نافذ کیے گئے، جس سے ٹیرف کی پائیدار اصلاحات کے لیے مالیاتی مسائل کو حل کرنے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

[73] موجودہ آٹو انڈسٹری ڈویلپمنٹ اور ایکسپورٹ پالیسی برائے 2021ء تا 2026ء نافذ رہے گی، جس سے ساختی ردوبدل کا موقع ملے گا۔ اس طرح گاڑیوں کے شعبے میں ٹیرف اصلاحات جولائی 2026ء سے لاگو ہوں گی۔

[74] امریکی درآمدات کے معیاری جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے NTMs ہیں، جو بیوروکریسی اور کسٹم کے مشکل طریقہ کار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ بات بیرونی تجارتی رکاوٹوں پر امریکی تجارتی نمائندے کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہوتی ہے، جس میں کسٹم کی قدر پیمائیوں اور کاغذی دستاویزات کے تقاضوں میں یکسانیت کی کمی کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مزید برآں، تجارتی لبرلائزیشن کی سابقہ کوششوں کے نتیجے میں کئی ممالک درآمدی کنٹرولز اور مقداری پابندیوں سے شرح مبادلہ کے زیادہ لچکدار نظام پر منتقل ہوئے ہیں۔ مثلاً، میکسیکو نے اپنی برآمدی مسابقت برقرار رکھنے کے لیے تجارتی اصلاحات کے دوران میعادی ردوبدل کیا۔ پاکستان کی شرح مبادلہ کے لچکدار نظام پر منتقلی اس ضمن میں ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ آخر میں برآمدات کو فروغ دینے کی پالیسیوں سے بھی برآمدی ہم آہنگی کے عمل کو تیز کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً، بنگلہ دیش میں برآمدات کی نمو میں برآمدی ترغیبات اور معاونت کے ساتھ خام مال پر کم ٹیرف نے بھی کردار ادا کیا۔ لہٰذا، ٹیرف کی اصلاحات کو تاریخی تناظر میں دیکھنا چاہیے، اور پوری معیشت میں اس کی اعانت کے لیے اصلاحات کو نافذ کیا جائے، کیونکہ تجارتی لبرلائزیشن خود مقصد نہیں بلکہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ممالک برآمدات اور مضبوط اداروں کے بل بوتے پر بلند نمو حاصل کرسکتے ہیں۔

* یہ باکس تحریر کرنے میں اناختک اور علی احمد شاہ کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i عالمی بینک (2017ء)۔ مسابقت، درآمدی ڈیوٹیز اور کارکردگی کے لیے پاکستان کی اقتصادی پالیسی-پاکستان کے لیے کچھ stylized حقائق، واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک؛ قریشی، ایم جی اور ایاز، ایف۔ (2020ء)۔ پاکستان کی قومی ٹیرف پالیسی کے چیلنجز، اسلام آباد: پی آئی ڈی ای، بشیر، زیڈ (2003ء)۔ پاکستان میں زرعی برآمدی کارکردگی پر اقتصادی اصلاحات اور تجارتی لبرلائزیشن کے اثرات، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد۔ 42(4)، صفحہ 941-960۔

ii عالمی بینک (2021ء)۔ پاکستان کی ترقی کی اپڈیٹ: برآمدات کو بحال کرنا، عالمی بینک، واشنگٹن ڈی سی۔

iii عالمی بینک (2020ء)۔ پاکستان میں تجارت کو جدید بنانا: ایک پالیسی روڈمیپ، عالمی بینک؛ پرسل، جی اور دیگر۔ (2011ء)۔ پاکستان کی تجارتی پالیسیاں: مستقبل کی سمتیں، انٹرنیشنل گروتھ سینٹر ورکنگ پیپر، جلد۔ 11، نمبر 361۔

iv ملک، اے اور ڈنکن، ڈبلیو. (2022ء)۔ مبہم لبرلائزیشن: کس طرح خصوصی مفاداتی گروپ پاکستان میں تجارتی پالیسی پر قبضہ کرتے ہیں، RASTA، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس، والیوم 6۔

v. روڈرک۔ ڈی (2000ء)۔ تجارتی پالیسی میں اصلاحات بطور ادارہ جاتی اصلاحات، آئی ڈی بی ورکنگ پیپر نمبر 2189، انٹر امریکن ڈویلپمنٹ بینک۔

vi کوربو، وی (1990ء)۔ عوامی مالیات، تجارت، اور ترقی: چلی کا تجربہ، ایڈ۔ تنزی، V. کھلی ترقی پذیر معیشتوں میں مالیاتی پالیسی، آئی ایم ایف، واشنگٹن ڈی سی۔

vii ارون، ڈی اے (2022ء)۔ 1985-1995ء کی تجارتی اصلاحات کی لہر، این بی ای آر ورکنگ پیپر سیریز نمبر 29973، نیشنل بیورو آف اکنامک ریسرچ۔

باکس 5.2: جاذبِ توانائی ٹیکسٹائل کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے سبز تجارتی امکانات بروئے کار لانا[75]

پاکستان کی برآمدی آمدنی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ تقریباً 55 فیصد ہے۔ ملکی محاذ پر بالادست پوزیشن رکھنے کے باوجود قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی عالمی برآمدات میں پاکستان کے حصے میں 2015ء کے بعد سے صرف معمولی اضافہ ہوسکا ہے، جبکہ علاقائی مسابقت کاروں نے مارکیٹ میں اپنی موجودگی میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ اضافہ قیمت کی جارحانہ مسابقت کی بنیاد پر نہیں بلکہ جدید پیداواری صلاحیتوں میں سرمایہ کاری اور پائیداری کے عالمی معیارات کی پاسداری کے ذریعے بلند اکائی مالیتوں کا حصول ہے، جو توانائی، پانی اور کیمیائی اثرانگیزی پر زور دیتے ہیں (**شکل 5.2.1**)۔ اس تناظر میں، اس باب میں یہ بات اجاگر کی گئی ہے کہ کس طرح جدید تقاضوں سے ہم آہنگی کے ذریعے پائیدار طریقے اور توانائی کی کارکردگی کے فوائد پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے مستقبل کی راہ متعین کرنے میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

شکل 5.2.1: عالمی تجارت میں حصہ: بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائل مصنوعات

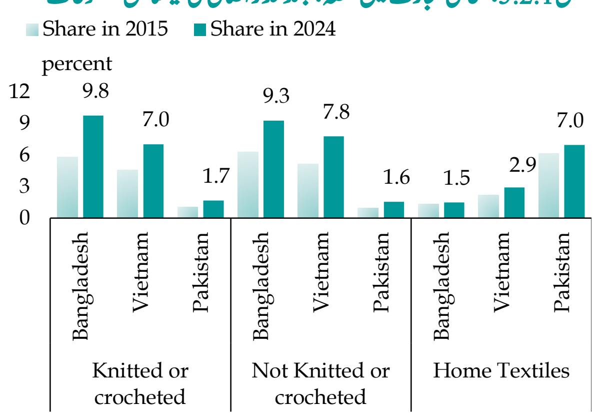

Source: ITC

75 جدید تقاضوں سے ہم آہنگی (retrofitting) کسی موجود ڈھانچے یا پروسیس کو اس کی کارکردگی یا عمر بڑھانے کے لیے اپ گریڈنگ کے عمل کو کہتے ہیں۔

جدول 5.2.1الف: لاگت میں سالانہ بچت کا تخمینہ

جدت طرازی کے اقدامات	بچنے والی توانائی (کلوواٹ آور) (الف)	لاگت کی بچت (روپیہ) ایک ٹیکسٹائل مل (ب)	لاگت کی بچت (روپیہ) 100 ٹیکسٹائل مل ج=ب*
مؤثر موٹریں	1,279,214	26.9ملین	2.69ارب
لائٹنگ + شمسی پی وی	104,160	2.2ملین	220ملین
کمپریسر لیک مینجمنٹ	122,360	2.6ملین	260ملین
تخمینہ شدہ مجموعی سالانہ بچت	**~1.5 ملین کلوواٹ آور**	**~31.6ملین، کارخانہ**	**~ 3.16ارب**

نوٹ: لائن (الف) تخمینہ شدہ توانائی کی بچتوں (کلوواٹ آور) کو جدت طرازی کے ہر مخصوص اقدام کو ظاہر کرتی ہے، جو ٹیکسٹائل صنعت کے توانائی آڈٹ پر مبنی ہے۔

لائن (ب) لاگتوں کی بچت کو ظاہر کرتی ہے جنہیں بجلی کے اوسط صنعتی یونٹ کی لاگت سے توانائی کی تخمینہ شدہ بچت کو ضرب دے کر حاصل کیا جاتا ہے، یونی 21/کلوواٹ آور وغیرہ۔ مستعد موٹریں =1,279,214 کلوواٹ آور x اوسط یونٹ اکائی لاگت (21 روپے/کلوواٹ آور≈26.9 ملین)

لائن (ج) 100 ٹیکسٹائل ملوں کے لیے مجموعی بچت کو ظاہر کرتی ہے، جسے فی مل بچت سے ضرب دے کر حاصل کیا جاتا ہے۔ لائن (ب)*100

جدول 5.2.1ب: توانائی کی جدت طرازی سے ٹیکسٹائل برآمدات پر منتقل ہونے والے فوائد

میٹرک	مالیت امریکی ڈالر
فی مل اخراج میں کمی۔ tCO_2e *(الف)	20,000
خام کاربن آمدنی فی کارخانہ (ب)**	240,000
جدت طرازی کے لیے سرمایہ کاری کی ابتدائی لاگت (ج)	50,000
خالص کاربن آمدنی فی مل (د=ب-سی)	190,000
100 کارخانوں کے لیے مجموعی خالص آمدنی (ہ=د*100)	**19,000,000**
اوسط برآمدفی مل (ز)***	12,000,000
فی مل برآمدات میں اضافہ (ہ=و*5 فیصد)****	600,000
100 کارخانوں کے لیے ایک سال کے دوران برآمدات میں اضافہ (ژ=ر*100)	**60,000,000**

نوٹ: *فی کارخانہ اخراج میں کمی کی مالیتوں کو رپورٹ سے لیا گیا ہے، جسے کاربن اخراج کے یونٹ ٹنوں میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ ایم او سی اینڈ ای سی (2025ء)۔

** خالص کاربن آمدنی میں کاربن کریڈٹ کی قیمت 12 امریکی دالر/tCO_2e فرض کیا گیا ہے۔

*** برآمدات کی قدروں میں بہت فرق پایا جاتا ہے (چھوٹی فرموں کے لیے 20 ملین ڈالر سے لے کر بڑی مرکب فرموں کے لیے 450 ملین ڈالر تک)۔ 12 ملین ڈالر کی قدامت پسند اوسط فرض کی گئی ہے۔

**** برآمدات میں 5 فیصد اضافہ فرض کیا گیا ہے؛ جو پائیدار فیشن مارکیٹوں تک رسائی، پریمیم قیمتوں کے تعین اور توانائی کی بچتوں سے ممکنہ فوائد کی عکاسی کرتا ہے۔

ماخذ: مصنف کا حساب ٹیکسٹائل صنعت کے انرجی آڈٹ (2021ء) اور ایم او سی اینڈ ای سی (2025ء) پر مبنی ہے۔

پاکستان میں کاربن کریڈٹس: ماحولیاتی ایکشن کو کاروباری موقع میں بدلنا

ٹیکسٹائل کرنسی میں پائیداری کو نئی کرنسی کی حیثیت حاصل ہے: پائیدار سورسنگ کی عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی اہمیت اس صنعت کے مسابقتی منظر نامے کو نئی شکل دے رہی ہے۔ 2025ء میں پائیدار فیشن کی مارکیٹ[76] کی مالیت 12.5 ارب ڈالر ہے اور، 2032ء تک[77] اس کے بڑھ کر 53.5 ارب ڈالر تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس میں سب سے بڑا حصہ امریکہ کا ہے۔ ماحولیات سے ہم آہنگ فیشن برانڈز قیمت کا پریمیم ادا کرنے کے لیے تیار ہیں، جو ملبوسات کے عالمی تجارتی محرکات میں ساختی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔

[76] پائیدار فیشن سے مراد ایسے ڈیزائن اور ملبوسات ہیں جو ماحولیاتی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیے جاتے ہیں۔

[77] اس مارکیٹ میں ملبوسات کا 26 فیصد حصہ ہے۔ ماخذ: مربوط مارکیٹ بصیرت (2025ء)۔ عالمی پائیدار فیشن مارکیٹ کا سائز اور رجحانات۔

توانائی کی بلند لاگت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے: پاکستان میں ٹیکسٹائل کے شعبے کو محدود کرنے والے ساختی مسائل میں سے سب سے پرانی رکاوٹ توانائی کی تغیر پذیری اور توانائی کی بلند لاگتیں ہیں۔[78] مجموعی پیداواری لاگتوں میں توانائی کے اخراجات کا حصہ تقریباً 30 تا 40 فیصد ہے، جو بنگلہ دیش اور بھارت جیسے ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں تقریباً دگنا ہے۔

عالمی معیارات، مقامی خامیاں: اس کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل کے شعبے پر عالمی ضوابطی دباؤ میں شدت آتی جا رہی ہے۔ دنیا بھر سے لیے گئے 456 ایکو لیبلز میں سے تقریباً 100 کا اطلاق ٹیکسٹائل کے شعبے پر ہوتا ہے، جس میں توانائی، پانی اور کیمیائی اثر انگیزی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ لیکن اس حوالے سے پاکستان کی تیاری کی حالت کمزور ہے: ٹیکسٹائل فرموں میں سے صرف 32 فیصد، بیشتر بڑی برآمدی نوعیت کی فرمیں، کے پاس ایکو لیبلز کی توثیق موجود ہے۔ تجرباتی شواہد سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ رضاکارانہ ماحولیاتی معیارات کے تحت توثیق شدہ ٹیکسٹائل فرموں کے منافع کی سطح بلند، مضبوط اسٹاک کارکردگی اور بہتر پائیداری کے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ لٹریچر کے مطابق برآمدات کی مضبوط نمو، عالمی سبز رسدی زنجیروں میں شرکت برآمدات کی مضبوط نمو سے بھی منسلک ہوتی ہے۔

کارکردگی بڑھانے کے فوائد: کارکردگی بڑھانے کے فوائد کے امکانات کافی ہیں، جس کی عکاسی متعدد بار انجام دیے گئے آڈٹ سے ہوتی ہے۔ مثلاً، پی آئی ڈی ای کے تخمینے کے مطابق کارکردگی میں جدت لا کر اسپننگ پروسیسنگ کے ذیلی شعبے کی سالانہ لاگت میں 6 ارب روپے تک بچائے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح، اپٹا گز (APTMA-GIZ) قابل تجدید توانائی اور توانائی مستعد پروجیکٹ کے تحت تین اضلاع میں چھوٹے پیمانے پر توانائی کی جدت طرازی کے ذریعے تقریباً 600 ملین روپے کی سالانہ بچت کی گئی۔

توانائی کی جدت طرازی کے ممکنہ فوائد کا تعین: 100 ٹیکسٹائل ملوں کے آڈٹ شدہ ڈیٹا کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی توانائی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے اقدامات سے سالانہ تقریباً 3.16 ارب روپے کی بچت ممکن ہے (**جدول 5.2.1 الف**)۔ مزید برآں، کاربن منڈیوں کے لیے پاکستان کی پالیسی کے رہنما اصولوں کے تحت یہ جدید فیکٹریاں کاربن کریڈٹ بھی حاصل کر سکتی ہیں، اور محتاط تخمینوں کے مطابق سالانہ 190,000 ڈالر فی فیکٹری کی خالص کاربن آمدنی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ پریمیم قیمتوں کے تعین کے ذریعے برآمدات میں 5 فیصد کا معتدل اضافہ، مضبوط فیشن منڈیوں تک رسائی، اور توانائی کی بچتوں سے نفع یابی کے فوائد کے ذریعے مجموعی طور پر سالانہ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافی 60 ملین ڈالر کمائے جاسکتے ہیں (**جدول 5.2.1 ب**)۔

تین فوائد: مختصر یہ کہ توانائی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے سے پاکستان میں ٹیکسٹائل کے شعبے میں تین گنا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں:

الف۔ لاگت کی خاصی بچت

ب۔ بین الاقوامی ایکو معیارات پر عملدرآمد سے پریمیم برآمدی منڈیوں تک رسائی یقینی بنانا۔

ج۔ پائیداری سے ہم آہنگی کے ذریعے برآمدات میں اضافہ، بلند اکائی قیمتوں کا حصول، برانڈ سے مضبوط شراکت داریوں اور نئے سبز تجارتی سمجھوتوں تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔

اقدامات نہ کرنا جدت طرازی سے مہنگا پڑتا ہے: آج کی دنیا کے مسابقتی منظر نامے میں، جہاں پر خریدار پائیداری کا جواب وفاداری اور پریمیم کی صورت میں دیتے ہیں، وہاں پر جدید تقاضوں سے ہم آہنگی محض آپشن نہیں بلکہ یہ پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے مارکیٹ میں حصے کے تسلسل اور صنعتی لچکداری کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اسٹریٹجک ضرورت ہے۔

* یہ باکس تحریر کرنے میں انا خٹک کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i پی آئی ڈی ای (2024ء)۔ چین، انڈیا، بنگلہ دیش اور ویت نام کے مقابلے پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی مسابقت، اسلام آباد: پی آئی ڈی ای؛ تنویر، ایم اے اور ظفر، ایس (2012)۔ پاکستان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کی جمود کا شکار کارکردگی، یورپی جرنل آف سائنٹیفک ریسرچ، والیم 77، شمارہ نمبر 3، پی پی 362-372؛ ایم ڈی پی آئی (2023ء)۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری میں پائیداری کے معیارات اور ایکو لیبلنگ کا جائزہ، پائیداری، 15، 11589۔

ii مربوط مارکیٹ بصیرت (2025ء)۔ عالمی پائیدار فیشن مارکیٹ، مصنوعات کی قسم کے لحاظ سے، کپڑے کی قسم کے لحاظ سے، اختتامی صارف کے لحاظ سے، تقسیم کے چینل کے لحاظ سے، جغرافیہ کی رپورٹ کے لحاظ سے۔

iii اے ڈی ایس (2024ء) پاکستان کے ٹیکسٹائل شعبے میں پاتھ ویز ٹو ڈی کاربونائزیشن کا انرجی لینڈ سکیپ، اسلام آباد: متبادل ترقیاتی خدمات۔

[78] 2021ء میں، 15 دن کی گیس کی معطلی کے نتیجے میں ٹیکسٹائل برآمدات کی آمدنی میں 250 ملین امریکی ڈالر کمی کا تخمینہ لگایا گیا۔ صرف اسپننگ اور پروسیسنگ یونٹس تقریباً 28 فیصد بجلی اور 40 فیصد گیس استعمال کرتے ہیں۔

iv ایم ڈی پی آئی (2023)۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری میں پائیداری کے معیارات اور ایکو لیبلنگ کا جائزہ، پائیداری، 15، 11589۔

v. PIDE (2018ء)۔ ایکو لیبلنگ، پائیداری اور تجارت: پاکستان سے ثبوت۔

vi B،A.A.A. اور حیات، این (2024ء)۔ رضاکارانہ ماحولیاتی معیارات اور اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی کے درمیان تعلق کی نقاب کشائی: پاکستان میں ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ فرموں کی تجرباتی بصیرتیں، جرنل آف انٹرپرینیورشپ اینڈ بزنس وینچرنگ، جلد 4، شمارہ 1، پی پی۔ 282-298

vii صدیق، ایف۔ (2021ء)۔ ماحولیات کی کارکردگی اور مسابقتی فائدہ پر گرین سپلائی چین مینجمنٹ طریقوں کا اثر، انٹرنیشنل جرنل آف ڈیزاسٹر ریکوری اور کاروباری تسلسل جلد 12، نمبر 1، صفحہ 1359–1375۔

باکس 5.3: پیٹروکیمیکلز شعبے کے مواقع سے استفادہ

گذشتہ چند برسوں کے دوران پاکستان کے درآمدی رجحان کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 22ء میں متعارف کرائے گئے استحکام کے اقدامات کے مختلف درآمدی شعبوں میں ملے جلے اثرات مرتب ہوئے۔ صارفی اشیا کی درآمدات میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جبکہ اشیائے سرمایہ کی درآمدات سکڑ گئیں، خام مال کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا، حتیٰ کہ اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے حالات میں بھی (**شکل 5.3.1**)۔ اس سے اہم صنعتی خام مال، خصوصاً برآمدی نوعیت کی صنعتوں کے لیے، کی غیر لچکدار نوعیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ درآمدات کے اجزائے ترکیبی کو زیادہ اسٹریٹجک انداز میں نئی شکل میں ڈھالنے کے لیے پاکستان کو ملکی پیداواری استعداد میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، خصوصاً مضبوط صنعتی روابط والے شعبوں میں۔ ان میں پیٹروکیمیکل کا شعبہ اسٹریٹجک لحاظ سے اہم شعبہ بن کر ابھرا ہے۔

شکل 5.3.1: درآمدات کے اجزائے ترکیبی

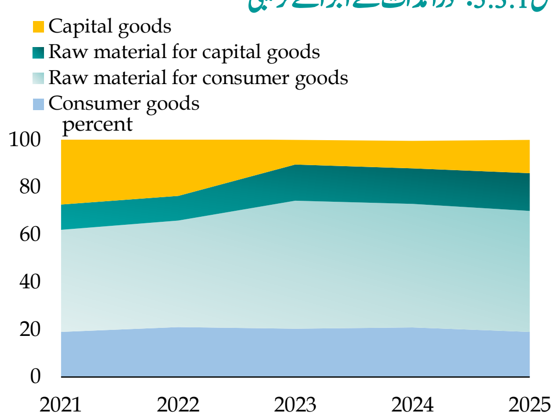

Source: PBS

پاکستان کے درآمدی بل کا ایک بڑا حصہ پٹرولیم اور پیٹروکیمیکلز مصنوعات پر مشتمل ہے۔ تاہم یہ شعبہ بیرونی انحصار میں کمی اور صنعتی توسیع کو تحریک دینے کا ایک موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ پیٹروکیمیکلز کو زیادہ تر پٹرولیم اور قدرتی گیس کے اسٹیم کریکنگ طریقے کے پروسیسز کے ذریعے اخذ کیا جاتا ہے اور یہ قدر اضافی کی حامل متعدد مصنوعات کی پیداوار میں لازمی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے؛ اس لیے ملکی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں یہ کیمیکلز کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔[79] عالمی سطح پر یہ شعبہ تیل کی طلب کو تیزی سے بڑھانے کا اہم محرک ہے۔ گاڑیوں، دواسازی، پیکیجنگ اور تعمیرات جیسے شعبوں میں اچھے مارجن اور مضبوط طلب کے باعث خصوصاً ایشیا میں اس کی پیداواری گنجائش میں تیزی سے توسیع ہو رہی ہے۔

پاکستان کے لیے اس شعبے کی اہمیت اس کے فارورڈ روابط اور پیٹروکیمیکلز کی 5.3 ارب ڈالر سے زائد کی سالانہ ملکی طلب سے ظاہر ہوتی ہے۔ ٹیکسٹائلز کے لیے پولی ایسٹر اور مصنوعی ریشہ، پیکیجنگ میں پولی پروپلین، خام ربڑ اور ربڑ ٹائروں کے لیے بوٹاڈائن، تعمیرات کے لیے پولی وینائل، یہ تمام پیٹروکیمیکلز سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ تاہم درآمدات پر بھاری انحصار کیا جاتا ہے۔[80] اس انحصار سے عالمی قیمتوں میں ناسازگار تبدیلی کے مقابلے میں ضرر پذیری اور زرمبادلہ کی مشکلات جیسی ساختی دشواریاں پیدا ہونے کے ساتھ یہ صورت حال روزگار فراہم کرنے والی صنعتوں کی برآمدی مسابقت کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ صنعت کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹروکیمیکل پیداوار کا ہر ایک اضافی ڈالر پاکستان میں 4 ڈالر کی جی ڈی پی تخلیق کر سکتا ہے، کیونکہ اس کا ضارب مضبوط اثر رکھتا ہے۔[81]

ایک مربوط ریفائنری اور پیٹروکیمیکل کمپلیکس کا قیام: مینوفیکچرنگ میں اپ گریڈنگ، انفراسٹرکچر کی نمو اور صارفین کی بڑھتی ہوئی طلب کی بدولت پاکستان میں پیٹروکیمیکل ماخوذیات کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے (**شکل 5.3.2**)۔ اس طلب کو درآمدات سے پورا کرنا نہ تو پائیدار ہے نہ ہی اسٹریٹجک۔ ایک مربوط ریفائنری پیٹروکیمیکل کمپلیکس کے قیام سے دو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں: درآمدات کی نوعیت بدل کر اسے قدر اضافی کے حامل صاف پٹرولیم درآمدات سے خام تیل کی درآمدات پر منتقل کرتے ہوئے درآمدی پلاسٹک، ربڑ (بشمول خام اور ٹائر گریڈ)، دیگر کیمیکلز اور مصنوعی ریشے پر انحصار کو کم کرنا۔

[79] صحت، حفاظت اور ماحول؛ https://www.hseblog.com/petrochemicals/#

[80] کیمیکل انڈسٹری وژن–2030ء۔ فائنل رپورٹ، پاکستان انجینئرنگ بورڈ۔

[81] پلاسٹک پیک پاکستان کی ویب سائٹ: https://plastipackpakistan.com/pakistan-is-on-the-precipice-of-its-first-ever-petrochemical-policy/

پاکستان دفتر شماریات کے مطابق پاکستان نے مالی سال 25ء میں تقریباً ایک ملین میٹرک ٹن نیپتھا (فرنس آئل) بر آمد کیا۔ کم قیمتوں پر نیپتھا کو بر آمد کرنے کے بجائے ایک مربوط کمپلیکس اس اضافی نیپتھا کو بلند مالیت والے Olefins میں ڈھال سکتا ہے، جس سے نیپتھا کی دگنی اکائی قیمت کا حصول ممکن ہے۔ پاکستان بزنس کونسل کے تخمینوں کے مطابق ایسے کمپلیکس میں سرمایہ کاری سے درآمدی بل میں 2.7 ارب ڈالر تک بچت ممکن ہے۔[82]

شکل 5.3.2: پاکستان میں پیٹرولیم ماخوذیات کی طلب

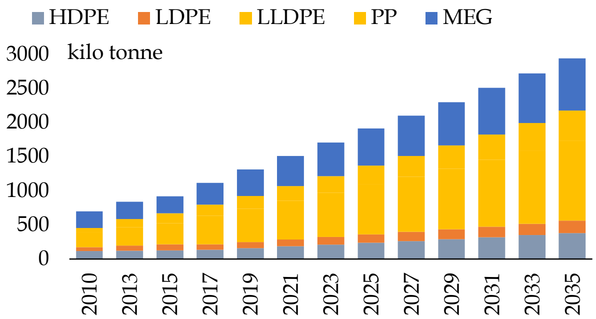

HDPE: High-density polyethylene; LDPE: Low-density polyethylene; LLDPE: Linear Low-Density Polyethylene; PP: Polypropylene; MEG: Monoethylene Glycol

Source: PBC

پاکستان میں پیٹروکیمیکل کے سنگ میل کی فاسٹ ٹریکنگ: طویل عرصہ سے تاخیر کا شکار پیٹروکیمیکل پالیسی پر پچھلے تین برسوں سے بحث ہو رہی ہے، اور اس میں کریکر پلانٹس میں سرمایہ کاریوں کی حوصلہ افزائی کے ذریعے کلیدی صنعتی مسائل کو حل کر کے اس شعبے کے درست امکانات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پالیسی میں سینتھیٹک فائبر، بلند اکائی مالیت کی گارمنٹس اور بلند قدر اضافی کی حامل پولی پروپی لین، پولی سٹائرین، اور پولی تھیلین جیسے بلند قدر اضافی[83] کے حامل پلاسٹکس کی بر آمدات کے قابل بنانے کا تصور دیا گیا ہے۔ تاہم اس معاملے میں اقدامات کرنے میں تاخیر سے علاقائی مسابقت کاروں کی جانب سے پیداواری گنجائش میں تیزی سے توسیع کے باعث یہ مواقع ختم ہو سکتے ہیں۔ وقت کے پابند اور قابل عمل نفاذ کے منصوبے سے پالیسی کے ذریعے ٹھوس صنعتی اور بر آمدی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

جدید صنعت کاری کے لیے متوازن راستہ: جنوبی کوریا اور چین جیسے عالمی رہنما ممالک نے اپنی صنعتی ترقی ملکی رسدی زنجیر کے شعبوں کے فروغ اور انہیں مستعد، عالمی رسدی زنجیروں سے منسلک کر کے حاصل کی ہے۔ پاکستان کے لیے ایک مربوط ریفائنری پیٹروکیمیکل کمپلیکس ایسی صنعتی گہرائی کی طرف ایک قدم کو ظاہر کرتا ہے۔ بیرونی کمزوریوں پر قابو پانے کے علاوہ اس سے درآمدات کو نئے قالب میں ڈھال کر پیداواری گنجائش میں اضافے، بر آمدات پر مبنی نمو اور بیرونی دھچکوں کے مقابلے میں معاشی لچکداری میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

* یہ باکس تحریر کرنے میں انا ختک کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i آئی ای اے (2018ء)۔ زیادہ پائیدار پلاسٹک اور کھاد کی سمت پیٹروکیمیکلز کا مستقبل، او ای سی ڈی: بین الاقوامی توانائی ایجنسی۔

ii آبنائے تحقیق (2023ء)۔ پیٹروکیمیکلز مارکیٹ کا سائز، حصہ اور رجحانات کی تجزیاتی رپورٹ بذریعہ پروڈکٹ، اور علاقائی پیش گوئی، 2025-2033ء۔

[82] پاکستان بزنس کونسل کی ویب سائٹ: https://www.pbc.org.pk/wp-content/uploads/Presentation-Integrated-Refinery-Petrochemical-Complex.pdf

[83] رپورٹس میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح کریکر پلانٹس کی عدم موجودگی نے پاکستان کی صنعتوں کی پیداوار کو محدود کیا ہے، مثال کے طور پر، نیفتھا کریکر پلانٹ کی عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ ٹیکسٹائل کی تیاری کے لیے درآمد شدہ مصنوعی ریشوں اور فلامینٹس پر مضبوط انحصار۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک (2018ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر تیسری سہ ماہی رپورٹ 2018ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔